بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

شمارہ 43

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 / صفر 1440 ہجری قمری ● 25 / اخاء 1397 ہجری شمسی ● 25 / اکتوبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ○ (سورۃ البقرہ:278)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی ان کیلئے ان کا اجران کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/اکتوبر 2018 کو مسجد بیت العافیت فلاڈلفیا (امریکہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا

سنّت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا، سنّت اُن باتوں کا نام نہیں ہے جو سَوڈیڑھ سَو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور سنّت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزار ہا مسلمانوں کو لگایا گیا

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنّت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنّت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنّت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا☆ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال وحرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنّت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقعہ پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنّت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنّت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنّت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہوسکتی صرف ثبوت مؤیّد کے رنگ میں ہے قرآن اور سنّت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہوسکتی ہے قرآن اور سنّت اُس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام ونشان نہ تھا یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنّت کے لئے تائیدی گواہ ہے البتہ سنّت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنّت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا سنّت اُن باتوں کا نام نہیں ہے جو سَوڈیڑھ سَو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور سنّت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزار ہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اُس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن وسنّت تمسک کے لائق ہے اور مؤیّد قرآن وسنّت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنّت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں ردّ کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنّت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں بہرحال احادیث کا قدر کرو اور اُن سے فائدہ اُٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنّت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔ مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اس کی تطبیق کے لئے فکر کرو شائد وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اس کا مصدق ہے اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 61 تا 63)

☆ اہل حدیث فعل رسول اور قول رسول دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں ہمیں ان کی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں دراصل سنت الگ ہے جس کی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرت نے بذات خود فرمایا اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی۔منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اس مسجد کے حق اُسی وقت ادا ہوں گے جب آپ لوگ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے والے ہوں گے اور اگلی نسل بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اس مسجد کو آباد کرنے والی ہوگی اور اسی طرح لوگوں کے حق ادا کرنے والی ہوگی اور اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا میں پہنچانے والی ہوگی، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آئندہ نسلیں بھی اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والی اور پورا کرنے والی ہوں

مسجد بیت الحفیظ نوٹنگھم (یو.کے) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افراد جماعت کو نصائح پر مشتمل بصیرت افروز خطاب

مورخہ 13/مئی 2018 بروز اتوار حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ نوٹنگھم (یو.کے) کی مسجد ''بیت الحفیظ'' کا افتاح فرمایا۔ نوٹنگھم پہنچنے پر احباب جماعت نے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیوں نے استقبالیہ نظمیں پڑھ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے مسجد کی عمارت کے اندر تشریف لا کر مسجد کے نام کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کرائی۔ مسجد کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو.کے نے مسجد کے مختصر کوائف بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا بصیرت افروز خطاب فرمایا، جو الفضل انٹرنیشنل لندن 14/ستمبر 2018 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نئی مسجد عطا کی ہے جس میں آپ اکٹھے ہو کر عبادت کر سکتے ہیں اور اسی طرح بہت سی دیگر مساعی اور دیگر پروگرامز منعقد کر سکتے ہیں جو آپ کیلئے اور آپ کے بچوں کی تربیت کیلئے بہت مفید ہوں گی۔ اس عظیم نعمت کے ملنے پر آپ کو اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر گزار ہونا چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ محض زبانی طور پر شکریہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ شکر گزاری کے حقیقی اظہار کیلئے آپ کو مسلسل کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ ان شرائط بیعت کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بیان فرمائی ہیں اور ان تمام باتوں پر عمل کریں جن کی آپ نے تعلیم دی اور اپنی جماعت سے توقع رکھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے سب سے بڑھ کر یہ چاہتے تھے کہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کے حوالہ سے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں ہے۔ اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دینا اور محض اپنی کوششوں پر بھروسہ رکھنا بیوقوفی ہے۔ آپ کو اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنا چاہیئے کہ گویا آپ کو نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ استغفار کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تنبیہ فرمائی کہ لوگ اپنی دنیوی مصروفیات کی بنا پر خدا کے حقوق کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جن کے پاس دنیوی کاموں کی وجہ سے وقت نہیں ہوتا انہیں زیادہ ڈرنا چاہیئے کیونکہ ایسے لوگ حقوق اللہ کی ادائیگی میں غفلت کر جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں استثنائی طور پر ظہر و عصر اور اسی طرح مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز چھوڑنے کیلئے غیر مناسب بہانے انسان کی اپنی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں سستی اور ناانصافی مت کرو۔ دیانت داری سے اپنے دینی فرائض بجالاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے بھی بڑی تفصیل سے

ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؑ احمدی مسلمانوں کیلئے چاہتے تھے کہ وہ مخلص، ہمدرد اور محبت کرنے والے لوگ ہوں جو گہرائی میں جا کر ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے علاوہ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ باہمی اخوت اور محبت پیدا کرو۔ ہر قسم کی نفرت اور فساد چھوڑ دو۔ ہر قسم کی حقارت اور تمسخر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ انسان کے دل کو سچائی سے بہت دور لے جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر انسان اپنے بھائی کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔ خدا تعالیٰ کے لئے مخلص ہو کر وقف ہو جاؤ اور اس کی اطاعت میں واپس لوٹو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں آپ نے اپنے ماننے والوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور صرف وہی لوگ بچائے جائیں گے جو اپنے تمام گناہوں سے دلی توبہ کرتے ہیں اور اس کی طرف جھکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج دنیا کے حالات بہت خطرناک ہیں اور روز بروز یہ صورتِ حال بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ اس لئے جنگوں اور دنیا میں رائج ناانصافیوں کے تباہ کُن نتائج سے بچنے کیلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا عکّاس بنائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ممبران کو معاشرہ میں پائی جانے والی اسلام کے بارہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور لوگوں کو ان کے خالق کے قریب کرنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے احمدیوں پر اپنا فضل فرمائے اور آپ سب کو احمدیت کا وفادار اور مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

انگریزی زبان میں خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اردو میں فرمایا: یہاں بعض لوگ اور خاص طور پر لجنہ کی ممبرات میں سے بعض کو شاید انگلش صحیح طرح سمجھ نہ آتی ہو۔ ان کے لیے میں خلاصہ بیان کردوں۔

پہلی بات تو یہ کہ یہاں جماعت میری معلومات کے مطابق آدھی ان کی ہے جو اسائلم سیکرز ہیں۔ ان کے بچے تو انگلش پڑھ رہے ہیں، اسکولوں میں جارہے ہیں، لیکن بڑوں کو بھی جن میں زبان کی کمی ہے اس ملک میں رہنے کیلئے زبان سیکھنی چاہیئے۔ اپنی زبان کو بہتر کرنا چاہیئے تاکہ تبلیغ کیلئے بھی اس کو استعمال کر سکیں اور اسی طرح بچوں کی تربیت کیلئے بھی استعمال کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کو اگر پتا نہ ہو کہ بچے کیا پڑھ رہے ہیں اور کیا دیکھ رہے ہیں تو بچوں کی تربیت بھی خراب ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے علم کو بھی ساتھ ساتھ بڑھانے کی کوشش کریں۔ وہ جن کے دینی علم میں بھی کمی ہے اور دنیاوی علم میں بھی۔ خاص طور پر لجنہ ممبرات اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ اور جب تک بچے اطفال میں ہیں یا بچیاں ناصرات میں ہیں خاص طور پر ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اور اطفال کی عمر سے جو بڑے بچے ہوتے ہیں اس وقت پھر باپوں کی بھی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بچپن میں صحیح تربیت ہو جائے تو پھر صحیح رنگ میں ایک احمدی بچے کی اٹھان ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ جماعت سے بھی Attach رہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والا ہوتا ہے، اس تعلیم پر عمل کرنے والا ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی اور جس مقصد کے لئے آپ آئے تھے۔ پس جن کی مقامی انگلش زبان میں کسی بھی قسم کی کمزوری یا کمی ہے وہ بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مسجد کے حق اسی وقت ادا ہوں گے جب آپ لوگ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے والے ہوں گے اور اگلی نسل بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اس مسجد کو آباد کرنے والی ہوگی اور اسی طرح لوگوں کے حق ادا کرنے والی ہوگی اور اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا میں پہنچانے والی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اور آئندہ نسلیں بھی اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے والی اور پورا کرنے والی ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کا عہد باندھ کر اسے آخری دَم تک نبھانے والے بدری صحابہ کا ذکر خیر

پہلے صدر جماعت ہائے احمدیہ ملائشیا اُنگکو عدنان اسماعیل (Ungku Adnan Ismail) صاحب اور محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ کا نماز جنازہ غائب اور ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12/اکتوبر 2018ء بمطابق 12/اخاء 1397ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج میں جن صحابہ کا ذکر کرنے لگا ہوں ان کے واقعات اور روایات کو تاریخ نے تفصیل سے محفوظ نہیں کیا۔ ان کا مختصر تعارف ہی ہے جو بعض کا چند سطروں میں بیان ہوا ہے لیکن کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ تمام بدری صحابہ کا ذکر ایک جگہ جماعتی لٹریچر میں بھی آ جائے اس لئے مختصر تعارف والے ناموں کو بھی میں لے رہا ہوں۔ ویسے بھی ان صحابہ کا جو مقام تھا اور ہے ان کا چاہے مختصر ذکر ہی ہو، ان لوگوں کا ذکر خیر بھی یا ان کو یاد کرنا بھی ہمارے لئے یہ برکت کا موجب ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو غریب اور کمزور ہونے کے باوجود دین کی حفاظت کرنے والوں میں صف اول میں تھے۔ دشمن کی طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ ان کا تمام تر توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا اور محبت کا عہد کیا تو اس کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ان کے اس عہد وفا کے نبھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو جنت کی بشارت دی اور ان سے راضی ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عَبْدُ رَبِّہٖ بن حق بن اوس ایک صحابی تھے۔ ان کے بارے میں ایک سے زائد آراء ہیں۔ بعض نے عَبْدُ رَبِّہٖ اور بعض نے عبداللہ لکھا ہے۔ ابن اسحاق کے نزدیک ان کا نام عبداللہ بن حق جبکہ ابن عمارہ کے مطابق عبدِ رب بن حق ہے ان کا تعلق بنوخزرج کے خاندان بنوساعدہ سے تھا اور آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد 3، صفحہ 317 تا 318، ''عبد ربہ بن حق'' مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر حضرت سَلَمہ بن ثابت ہیں ان کا نام پورا نام سَلَمہ بن ثابت بن وقش ہے۔ حضرت سلمہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے غزوہ احد میں ابوسفیان نے حضرت سلمہ بن ثابت کو شہید کیا تھا۔ حضرت سلمہ کے والد حضرت ثابت بن وقش اور چچا حضرت رفاعۃ بن وقش اور ان کے بھائی حضرت عمرو بن ثابت بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ اس خاندان کے بہت سارے افراد غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام لیلی بنت یمان تھا جو حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی بہن تھیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 234، سلمہ بن ثابت بن وقش، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)
(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 291، سلمۃ بن ثابت، دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر حضرت سنان بن صیفی ہیں ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنوسلمہ سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت قیس تھا۔ ان کا ایک بیٹا مسعود بھی تھا۔ 12 نبوی میں مصعب بن عمیر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر دیگر ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے اور غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 291، ومن بنی عبید بن عدی......، سنان بن صیفی، دار احیاء التراث العربی 1996ء)، (حبیب کبریاءؐ کے تین سو اصحاب از طالب الہاشمی، صفحہ 325، ندیم یونس پرنٹرز لاہور 1999ء) غزوہ خندق میں بھی یہ شریک تھے اور اس میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جزء اول صفحہ 276 باب اسماء من شھد العقبۃ الاخیرۃ، دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

پھر حضرت عبداللہ بن عبد مناف ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنونعمان سے تھا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، جزء دوم، صفحہ 410، من حضر بدراً من المسلمین، دار الکتاب العربی بیروت 2008ء) ابو یحیٰ ان کی کنیت تھی ان کی والدہ حُمَیمہ بنت عبید تھیں۔ انکی ایک بیٹی تھیں ان نام بھی حُمَیمہ تھا جن کی والدہ رُبَیِّع بنت طفیل تھیں۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 292، عبداللہ بن عبد مناف، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت مُحْرِز بن عامر بن مالک ہیں۔ ان کی وفات غزوہ احد کے لئے نکلنے والی صبح کے وقت ہوئی۔ ان کا پورا نام مُحْرِز بن عامر تھا۔ ان کا تعلق بنوعدی بن نجار سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام سُعدیٰ بنت خیثمہ بن حارث تھا اور ان کا تعلق اَوس قبیلہ سے تھا۔ ان کی والدہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خیثمہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ام سھل بنت ابی خارجہ سے آپ کی اولاد اسماء اور کُلثُم تھیں۔ آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے لئے نکلنا تھا اس دن صبح کے وقت ان کی وفات ہوگئی تھی۔ ان کا شمار ان لوگوں میں کیا گیا ہے جو غزوہ احد میں شامل ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 388، محرز بن عامر، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) کیونکہ شامل ہونے کی نیت تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل ہونے والوں میں شمار فرمایا۔

حضرت عائذ بن ماعص انصاری صحابی ہیں۔ ان نام عائذ بن ماعص تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوزُرَیق سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مؤاخات حضرت سُوَیبط بن حرملہ سے کروائی۔ آپ اپنے بھائی حضرت معاذ بن ماعص کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت عائذ بن ماعص بئر معونہ اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک تھے۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 43، عائذ بن ماعص، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 301، عائذ بن ماعص دار احیاء التراث العربی 1996ء)

پھر حضرت عبداللہ بن سلمہ بن مالک انصاری ہیں۔ آپ انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ جب شہید ہوئے تو ان کو اور حضرت مجذّر بن ذیاد کو ایک ہی چادر میں لپیٹ کر اونٹ پر مدینہ لایا گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرا بیٹا غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا اور غزوہ احد میں شہید ہو گیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اسے اپنے پاس لے آؤں، یعنی اس کی تدفین مدینہ میں ہو جائے، تا میں اس کی قربت سے مانوس ہو سکوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عنایت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ جسیم اور بھاری وزن کے تھے اور حضرت مجذّر بن ذیاد دبلے پتلے تھے تاہم روایتوں میں یہ لکھا ہے کہ اونٹ پر دونوں کا وزن برابر رہا۔ اس پر لوگوں نے تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے اعمال نے انہیں برابر کر دیا ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 160 تا 161، عبداللہ بن سلمۃ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی حضرت مسعود بن خلدہ ہیں۔ ان کا نام مسعود بن خلدہ تھا اور بعض روایات میں مسعود بن خالد بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوزُرَیق سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے جبکہ بعض دیگر روایات میں ہے کہ آپ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 3، صفحہ 448، مسعود بن خلدۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)
(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 6، صفحہ 281، مسعود بن خلدۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پھر حضرت مسعود بن سعد انصاری ہیں۔ حضرت مسعود کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوزُرَیق سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں آپ شریک ہوئے اور بعض کے نزدیک حضرت مسعود بن سعد واقعہ بئر معونہ میں شہید ہوئے جبکہ محمد بن عُمارہ اور ابو نُعَیم کے نزدیک آپ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 369 تا 370، مسعود بن سعد، دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی حضرت زید بن اسلم ہیں۔ یہ بھی انصاری ہیں۔ حضرت زید بن اسلم کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوعجلان سے تھا۔ یہ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں طُلَیحہ بن خُوَیلِد الاسدی کے خلاف لڑتے ہوئے بُزاخَہ کے دن شہید ہوئے۔ بزاخہ نجد میں ایک چشمہ ہے جہاں مسلمانوں کی اسلامی حکومت کے باغی اور مدعی نبوت طلیحہ بن خویلد الاسدی سے جنگ ہوئی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 246، طبقات البدریین من الانصار، زید بن اسلم، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 135 تا 136، زید بن اسلم، دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر ایک صحابی ہیں ابوالمُنذِر یزید بن عامر۔ ان کا نام یزید بن عمرو بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوسواد سے تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں بھی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 294، طبقات البدریین من الانصار، یزید بن عامر، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 6، صفحہ 525، یزید بن عمرو، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء) ان کی اولاد کافی پھیلی۔

پھر حضرت عمرو بن ثعلبہ انصاری صحابی ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوعدی سے تھا۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرو بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیالہ مقام پر ملا اور یہاں پر اسلام قبول کیا اور آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وضّاح بن سلمہ ایک صحابی ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سو سال کی عمر میں بھی حضرت عمرو بن ثعلبہ کے سر پر جس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں بال سفید نہ ہوئے تھے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 700، عمرو بن ثعلبۃ الانصاری، دار الفکر بیروت 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 3، صفحہ 253، عمرو بن ثعلبۃ بن النجار، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت ابوخالد حارث بن قیس بن خالد بن مُخَلَّد ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوزُرَیق سے تھا۔ آپ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ میں شامل ہوئے اور زخمی ہو گئے۔ زخم مندمل ہو گیا لیکن حضرت عمرؓ کے دور میں دوبارہ زخم پھٹ پڑا جس سے آپکی وفات ہوگئی۔ اسلئے آپ کو جنگ یمامہ کے شہداء میں شامل کیا جاتا ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، صفحہ 81، ابوخالد الحارث بن قیس، دار الفکر بیروت 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 1، صفحہ 363، الحارث بن قیس الزرقی، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر ایک صحابی حضرت عبداللہ بن ثَعْلَبَہ البَلَوِیّ ہیں۔ یہ بھی انصاری ہیں۔ ان کا نام حضرت عبداللہ بن ثعلبہ تھا آپ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی حضرت بَحَّاث بن ثعلبہ کے ساتھ شامل ہوئے۔

(اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 85، عبداللہ بن ثعلبۃ البلوی، دار الفکر بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 418، عبداللہ بن ثعلبہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت نَحَّاب بن ثعلبہ انصاری ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تھا۔ ان کے دو بھائی حضرت عبداللہ اور حضرت یزید تھے۔ ان کے بھائی حضرت یزید بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شامل تھے۔ حضرت نحّاب بن ثعلبہ اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن ثعلبہ کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ حضرت نحّاب بن ثعلبہ کا نام بحّاث بن ثعلبہ بھی بیان ہوا ہے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 230، بحاث بن ثلبۃ، دار الفکر بیروت 2003ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 1، صفحہ 267، بحاث بن ثعلبۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر حضرت مالک بن مسعود انصاری ہیں۔ ان کا نام مالک بن مسعود تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوساعدہ سے تھا۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 255، مالک بن مسعود، دار الفکر بیروت 2003ء)

پھر عبداللہ بن قَیس بن صخر انصاری ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوسلمہ سے تھا۔ آپ اپنے بھائی مَعبد بن قَیس کے ساتھ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 366، عبداللہ بن قیس مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 437، معبد بن قیس مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت عبداللہ بن عبس انصاری ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی سے تھا۔ بعض نے ان کا نام عبداللہ بن عُبَیس بیان کیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 3، صفحہ 75، عبداللہ بن عبس، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر حضرت مُعَتِّب بن قُشَیر انصاری ہیں۔ بعض روایات میں آپ کا نام مُعَتِّب بن بشیر بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنوضُبَیعۃ سے تھا۔ حضرت مُعَتِّب بن قشیر بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 432، معتب بن قشیر، دار الفکر بیروت 2003ء)

حضرت سواد بن رُزَن انصاری ایک صحابی ہیں۔ ان کا نام سواد بن رُزَن تھا اور بعض روایات میں آپ کا نام اسود بن رُزَن اور سواد بن زُرَیق بھی بیان ہوا ہے۔ یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 293، سواد بن رزن، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت مُعَتِّب بن عوف صحابی تھے۔ حضرت مُعَتِّب بن عوف کا تعلق قبیلہ بنوخُزاعہ سے ہے۔ یہ بنومَخزوم کے حلیف تھے۔ آپ کو مُعَتِّب بن الحمراء بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کی کنیت ابوعوف ہے۔ حضرت مُعَتِّب بن عوف دوسری ہجرت حبشہ میں شامل تھے۔ جب حضرت مُعَتِّب بن عوف نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو آپ حضرت مبشر بن عبدالمنذر کے ہاں ٹھہرے۔ مؤاخات مدینہ کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری کے ساتھ آپ کی مؤاخات کروائی تھی۔ حضرت مُعَتِّب بن عوف غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت مُعَتِّب بن عوف کی وفات 57 ہجری میں بعمر 78 سال ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 1، صفحہ 141، معتب بن عوف، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت بُجَیر بن ابی بُجَیر ہیں۔ حضرت بُجَیر بن ابی بُجَیر غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ان کے بارے میں بس اتنا ہی لکھا گیا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 395، بجیر بن ابی بجیر، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر حضرت عامر بن بُکَیر تھے۔ حضرت عامر بن بُکَیر کا تعلق قبیلہ بنوسعد سے تھا۔ حضرت عامر غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے بھائی حضرت ایاس بن بُکَیر، حضرت عاقل بن بُکَیر اور حضرت خالد بن بُکَیر غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور یہ سب بعد کے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔ ان سب بھائیوں نے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عامر بن بُکَیر جنگ یمامہ والے دن شہید ہوئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 788، عامر بن بکیر، دار الجیل بیروت 1992ء)

پھر حضرت عمرو بن سراقہ بن المُعْتَمِر ہیں۔ ان کا پورا نام حضرت عمرو بن سراقہ بن معتمر جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ حضرت عثمان کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کی والدہ کا نام قدامہ بنت عبداللہ بن عمر تھا۔ بعض کے نزدیک ان کی والدہ کا نام آمنہ بنت عبداللہ بن عمیر بن اُھَیب تھا۔ حضرت عمرو بن سراقہ کا تعلق قبیلہ بنوعدی سے تھا اور حضرت عبداللہ بن سراقہ آپ کے بھائی تھے۔ حضرت عمرو بن سراقہ اپنے بھائی حضرت عبداللہ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری نے آپ کو اپنے ہاں ٹھہرایا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 295، عمرو بن سراقۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 523، عمرو بن سراقۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن سراقہ کی حضرت سعد بن زید کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 436، سعد بن زید بن مالک الاشھلی، دار الکتب العلمیۃ بیروت) حضرت عمرو بن سراقہ نے غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عامر بن ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سریہ نخلہ پر بھیجا اور ہمارے ساتھ حضرت عمرو بن سراقہ بھی تھے۔ آپ کا جسم دبلا اور قد لمبا تھا۔ دوران سفر حضرت عمر بن سراقہ پیٹ پکڑ کر بیٹھ گئے، کیونکہ کھانے پینے کا وہاں کچھ نہیں تھا، بھوک کی شدت کی وجہ سے چل نہیں سکتے تھے۔ کہتے ہیں ہم نے ایک پتھر لے کر آپ کے پیٹ کے ساتھ کس کر باندھ دیا پھر آپ ہمارے ساتھ چلنے لگے۔ پھر ہم عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے تو قبیلہ والوں نے ہماری ضیافت کی۔ اس کے بعد پھر آپ چل پڑے۔ حس مزاح بھی تھی صحابہ میں تو وہاں سے کھانا کھانے کے بعد جب چل پڑے تو حضرت عمرو بن سراقہ کہنے لگے کہ پہلے مَیں سمجھتا تھا کہ انسان کی دونوں ٹانگیں اس کے پیٹ کو اٹھاتی ہیں لیکن آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ اصل میں پیٹ ٹانگوں کو اٹھاتا ہے۔ خالی پیٹ ہو تو آدمی چل نہیں سکتا۔ حضرت عمر نے آپ کو خیبر کی زمین کا ایک حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ کی وفات جیسا کہ میں نے کہا حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔

(اسد الغابۃ، جلد 3، صفحہ 723، عمرو بن سراقۃ القرشی، دار الفکر بیروت 2003ء)، (الاصابۃ، جلد 4، صفحہ 523 ''عمرو بن سراقہ'' دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

پھر حضرت ثابت بن ھزّال ایک صحابی ہیں۔ ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنوعمرو بن عوف سے تھا۔ غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ 12 ہجری کو حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں ہونے والی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 456، ثابت بن ھزال، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 283، ثابت بن ھزال، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت سُبَیع بن قَیس ہیں۔ آپ انصاری خزرجی تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ حضرت سُبَیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام خدیجہ بنت عمرو بن زید ہے۔ حضرت سُبَیع کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور اس کی ماں قبیلہ بنوجُدارہ سے تھیں۔ وہ فوت ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی بچہ نہ تھا۔ حضرت عبادۃ بن قیس آپ کے بھائی تھے۔ حضرت سُبَیع بن قیس اور حضرت عبادۃ بن قیس حضرت ابودرداء کے چچا تھے اور حضرت سُبَیع کے حقیقی بھائی زید بن قیس بھی تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 275، سبیع بن قیس، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت خبّاب مولیٰ عُتبہ بن غزوان تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی کنیت ابویحیٰ تھی۔ بنونوفل کے حلیف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے وقت آپ کی مؤاخات حضرت تمیم مولیٰ خِراش بن الصِّمَّہ سے کروائی تھی۔ حضرت خبّاب غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ 19 ہجری میں آپ کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر پچاس سال تھی۔ ان کا جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھایا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 73، خباب مولی عتبۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)، (اسد الغابۃ، جلد 2، صفحہ 151، خباب مولی عتبۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن نَسر انصاری ایک صحابی تھے۔ حضرت سفیان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنوجُشَم سے تھا۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نَسر لکھا ہے اور بعض نے بِشر بیان کیا ہے۔ غزوہ بدر اور احد میں یہ شریک ہوئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 274، سفیان بن نسر، دار الفکر بیروت 2003ء) ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفیان کی مؤاخات حضرت طفیل بن حارث کے ساتھ کروائی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 30، طفیل بن حارث، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر ایک صحابی ابومَخشی الطائی ہیں۔ یہ اپنی کنیت ابومَخشی سے ہی مشہور تھے۔ ان کا نام سُوَید بن مَخشی ہے۔ ابومَخشی الطائی بنواسد کے حلیف تھے۔ اولین مہاجرین میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4، صفحہ 1754، ابومَخشی الطائی، دار الجیل بیروت 1992ء)، (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 7، صفحہ 304 ابومَخشی الطائی، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

پھر حضرت وہب بن ابی سرح ایک صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے بھائی عمرو کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

ھیثم بن عدی نے ان کا ذکر مہاجرین حبشہ میں کیا ہے لیکن بلاذُری نے کہا ہے کہ یہ بات ثابت نہیں ہے۔ صرف بدر میں شریک ہوئے تھے ہجرت حبشہ کا ذکر نہیں ملتا۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 6، صفحہ 489، وھب بن ابی سرح، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

پھر حضرت تمیم مولیٰ بنوغنم انصاری تھے۔ حضرت تمیم بنوغنم بن السِّلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 253، تمیم مولی بنی غنم بن السلم، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت ابوالحمراء مولیٰ حضرت حارث بن عفراء یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں حضرت معاذ، حضرت عوف اور حضرت معوذ اور ان کے آزاد کردہ غلام ابوالحمراء کے پاس ایک اونٹ تھا جس پر وہ باری باری سوار ہوتے تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 6، صفحہ 75، ابوالحمراء، دار الکتب العلمیہ بیروت)، (کتاب المغازی للواقدی، جلد 1، صفحہ 38، بدر القتال، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پھر حضرت ابوسَبْرَۃ بن ابی رُھم تھے۔ ابوسَبرۃ ان کی کنیت تھی۔ اس کنیت نے اتنی شہرت پائی کہ آپ کا اصل نام لوگوں کو بھول گیا۔ ان کی والدہ کا نام برّہ بنت عبدالمطلب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ اس طرح حضرت ابوسبرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے۔ حضرت ابوسبرۃ نے حبشہ کی طرف دونوں دفعہ ہجرت کی۔ دوسری ہجرت حبشہ میں ان کی بیوی ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بھی شامل تھیں۔ ان کے تین بیٹے تھے جن کے نام محمد، عبداللہ اور سعد تھے۔ حضرت ابوسبرۃ جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے تو انہوں نے منذر بن محمد کے پاس قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسبرۃ اور سلمہ بن سلامہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت ابوسبرۃ غزوہ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ سے چلے گئے اور مکہ جا کر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت ابوسبرۃ نے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 307 تا 308، ابوسبرۃ بن ابی رھم، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (سیر الصحابہ، جلد 2، صفحہ 583، حضرت ابوسبرہ بن ابی رہم، دار الاشاعت کراچی 2004ء)

پھر حضرت ثابت بن عمرو بن زید ہیں۔ ابن اسحاق اور زہری جو تاریخ کے لکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ثابت بن عمرو کا سلسلہ نسب بنونجّار سے بیان کیا ہے اور ابن مُندَہ نے ان کا سلسلہ نسب قبیلہ بنواشجع سے قرار دیا ہے جو انصار کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں یہ شامل ہوئے تھے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1، صفحہ 449، ثابت بن عمرو بن زید، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر حضرت ابوالاَعْوَر بن الحارث ہیں۔ حضرت ابوالاعور بن حارث کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ابوالاعور کا نام کعب ہے جبکہ ابن عُمارہ کے نزدیک ان کا نام حارث بن ظالم ہے۔ آپ کے چچا کا نام

کعب تھا۔ جونسب کو نہیں جانتے انہوں نے ابوالاعور کو ان کے چچا کعب کے نام سے منسوب کیا ہے۔ ابن ہشام بھی یہی کہتے ہیں۔ حضرت ابوالاعور کی والدہ ام نیار بنت ایاس بن عامر تھیں ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی بن نجّار سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں یہ شریک ہوئے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4، صفحہ 1599 ، ابوالاعور بن الحارث، دارالجیل بیروت 1992ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 389 تا 390، ابوالاعور، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر حضرت عبس بن عامر بن عدی ہیں۔ ابن اسحاق نے آپ کا نام عبس بیان کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے آپ کا نام عبسی بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام ام البنین بنت زھیر بن ثعلبہ تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔ حضرت عبس ان ستر انصار صحابہ میں شامل تھے جو بیعت عقبہ میں حاضر تھے اور آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ (طبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 ، صفحہ 294، عبس بن عامر، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 415، عبس بن عامر الانصاری، دارالفکر بیروت 2003ء)

پھر حضرت ایاس بن بُکَیر ہیں، ان کو ابن ابی بُکَیر بھی کہا جاتا تھا۔ آپ قبیلہ بنوسعد بن لَیث سے تھے جو بنوعدی کے حلیف تھے۔ حضرت عاقل، حضرت عامر، حضرت ایاس اور حضرت خالد نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت ایاس اور ان کے بھائیوں حضرت عاقل اور حضرت خالد اور حضرت عامر نے اکٹھی ہجرت کی اور مدینہ میں رفاعہ بن عبدالمنذر کے ہاں قیام کیا۔ ان کی والدہ کی طرف سے تین بھائی اور بھی تھے یہ سب کے سب غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ ایاس فتح مصر میں بھی شریک تھے اور 34 ہجری میں وفات پائی جبکہ ایک روایت کے مطابق حضرت ایاس نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ ان کے بھائی حضرت معاذ اور حضرت معوذ اور عاقل غزوہ بدر میں جبکہ حضرت خالد واقعہ رجیع میں اور حضرت عامر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عامر کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ آپ نے بئر معونہ میں شہادت پائی۔ حضرت ایاس بن بُکَیر غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق اور باقی تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ آپ سابقین اسلام میں سے تھے اور ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ محمد بن ایاس بن بُکَیر کے والد تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ایاس بن بُکَیر اور حضرت حارث بن خزمہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ یہ شاعر بھی تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 297 تا 298 ، عاقل بن ابی البکیر ، ایاس بن ابی البکیر ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)، (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1 ، صفحہ 213، ایاس بن البکیر ، دارالفکر بیروت 2003ء)، (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 1 ، صفحہ 309 تا 310، ایاس بن ابی البکیر ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)، (کتاب المحبر ، صفحہ 399 تا 400، دارنشر الکتب الاسلامیۃ لاہور)، (بدر البدور المعروف اصحاب بدر، مصنفہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، صفحہ 44، ایاس بن البکیر ، مکتبہ نذیریہ لاہور)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوالبُکَیر کے لڑکے یعنی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہماری بہن کا فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ بلال اس سے بہتر ہے اس کے متعلق سوچو۔ وہ لوگ چلے گئے۔ دوسری مرتبہ پھر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بہن کا فلاح شخص کے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ بلال کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ لوگ سوچنے کے لئے پھر چلے گئے۔ پھر وہ لوگ تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر یہی عرض کی کہ ہماری بہن کا فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی فرمایا کہ بلال کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور پھر فرمایا کہ ایسے شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو اہل جنت میں سے ہے۔ پھر ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ٹھیک ہے اور بلال سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 ، صفحہ 179 ، بلال بن رباح، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) تو حضرت بلال کا یہ مقام تھا۔ اور کس طرح رشتے طے ہوتے تھے اس زمانے میں۔ ٹھیک ہے ایک دو دفعہ انکار کیا لیکن تیسری دفعہ پھرا نہیں جو حکم ہوا وہ مان لیا۔ بہرحال ہر ایک کا اپنا اپنا مقام تھا۔ بعض لوگ پہلی دفعہ ہی عرض کر دیتے تھے کہ ٹھیک ہے جو آپ فرمائیں، بعض سوچنے لگ جاتے تھے لیکن بہرحال حضرت بلال کے مقام کا اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔

پھر ایک صحابی حضرت مالک بن نُمیلہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام نُمیلہ تھا۔ ان کو ابن نُمیلہ کہا جاتا تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ مُزَینہ سے تھا جو قبیلہ اوس کی شاخ بنی معاویہ کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں ان کی شہادت ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 358، مالک ابن نمیلۃ ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 4، صفحہ 258، مالک بن نمیلۃ ، دارالفکر بیروت 2003ء)

پھر حضرت اُنیس بن قتادہ بن ربیعہ ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔ ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے ان کو شہید کیا تھا۔

حضرت خنساء بنت خِزام حضرت اُنیس بن قتادہ کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ احد کے دن شہید ہوئے تو حضرت خنساء کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مُزَینہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر یہ اسے ناپسند کرتی تھیں۔ پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خنساء کا نکاح فسخ کر دیا۔ باپ نے نکاح کیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر لڑکی کو یہ ناپسند ہے تو نکاح فسخ کر دیا۔ اس کے بعد حضرت خنساء نے حضرت ابولبابہ سے شادی کر لی اور اس نکاح سے پھر حضرت سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1 ، صفحہ 187، انیس بن قتادۃ بن ربیعۃ ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)، (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 ، صفحہ 354، انیس بن قتادۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) یہ ہے مثال عورت کی آزادی کی۔ رشتوں کے معاملے میں بعض لوگ جو اپنی لڑکیوں پہ زبردستی کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔

پھر حضرت حارث بن عرفجۃ ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنوغنم سے تھا۔ غزوہ بدر اور احد میں یہ شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 253، الحارث بن عرفجۃ، دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر حضرت رافع بن عُنْجُدہ انصاری تھے۔ حضرت رافع کے والد کا نام عبدالحارث تھا، عُنْجُدہ آپ کی والدہ کا نام تھا۔ حضرت رافع نے اپنی والدہ کی ابنیت سے شہرت پائی، باپ کے بجائے والدہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو امیہ بن زید بن مالک سے تھا۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں یہ شریک ہوئے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 45، رافع بن عنجرۃ، دارالفکر بیروت 2003ء)، (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 369، رافع بن عنجدۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء) ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رافع بن عُنْجُدہ اور حضرت حُصَین رضی اللہ عنہ بن حارث کے درمیان عقد مؤاخات کو قائم کیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 30، ذکر الحصین بن الحارث، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

پھر حضرت خُلَیدہ بن قَیس ایک صحابی تھے۔ ان کی والدہ کا نام اِدام بنت القین تھا جو کہ بنوسلمہ میں سے تھیں۔ خُلَیدہ بن قیس کے علاوہ آپ کا نام خلید بن قیس، خالد بن قیس اور خالدہ بن قیس بھی ملتا ہے۔ یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ان کے حقیقی بھائی جن کا نام خلّاد تھا بعض مؤرخین کے نزدیک یہ بھی بدری صحابہ میں شامل تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 292، خلید بن قیس، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

پھر حضرت ثقف بن عمرو ہیں۔ حضرت ثقف بن عمرو کے قبیلہ کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ بعض نے بنواسلم، بعض کے نزدیک بنواسد تھا، جبکہ بعض آپ کا تعلق قبیلہ بنوسُلَم سے بتاتے ہیں۔ آپ بنواسد کے حلیف تھے لیکن بعض کے نزدیک آپ بنوعبدشمس کے حلیف تھے۔ یہ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے جن کے نام حضرت مالک بن عمرو اور مُدلاج بن عمرو ہیں۔ حضرت ثقف بن عمرو اولین مہاجرین میں سے تھے۔ غزوہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شامل ہوئے اور غزوہ خیبر میں آپ کی شہادت ہوئی۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 1 ، صفحہ 476، ثقف بن عمرو، دار الکتب العلمیۃ بیروت)(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 1 ، صفحہ 525 ، ثقاف، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 72، ثقف بن عمرو، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر حضرت سَبرۃ بن فاتک تھے۔ یہ خُریم بن فاتک کے بھائی تھے اور خاندان بنواسد سے تھے۔ ان کے والد کا نام فاتک بن الاخرم تھا۔ حضرت سبرۃ کا نام سَمُرہ بن فاتک بھی ملتا ہے۔ ایمن بن خُریم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور چچا دونوں غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور انہوں نے مجھ سے پختہ عہد لیا تھا کہ میں کسی مسلمان سے قتال نہیں کروں گا، جنگ نہیں کروں گا۔ عبداللہ بن یوسف نے کہا ہے کہ سبرۃ بن فاتک وہی ہیں جنہوں نے دمشق کو مسلمانوں میں تقسیم کیا تھا۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میزان خدائے رحمٰن کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بعض قوموں کو بلند کرتا ہے اور بعض کو زوال دیتا ہے (یعنی ان کے اپنے عملوں کی وجہ سے)۔ حضرت سبرۃ بن فاتک کا گزر حضرت ابودرداء کے پاس سے ہوا تو انہوں نے کہا سبرۃ کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ عبدالرحمن بن عائذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے حضرت سبرۃ کو برا بھلا کہا تو انہوں نے اس کا جواب دینے سے بچنے کے لئے غصہ پی لیا۔ جواب نہیں دیا، غصہ کے باوجود کوئی جواب نہیں دیا، خاموش رہے اور غصہ کو دبانے کی وجہ سے آبدیدہ ہو گئے۔ اتنا شدت سے ان کو غصہ تھا، اتنا برا بھلا کہا گیا ان کو کہ غصہ دبایا جس کی وجہ سے آنکھوں سے پانی آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی اچھا آدمی ہے سَمُرہ اگر وہ اپنے لمبے بال کچھ چھوٹے کروا لے (ان کے لمبے بال تھے) اور اپنی تہ بند کو تھوڑا اوپر اٹھا لے۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فوری طور پر ایسا ہی کیا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ ہر دن کسی مشرک سے میرا سامنا ہو جس نے زرہ پہن رکھی ہو۔ اگر وہ مجھے شہید کر دے تو ٹھیک اور اگر میں اسے قتل کر دوں تو اس جیسا اور میرے مقابل پر آ جائے۔ بعض کے نزدیک یہ بدر میں شامل نہیں تھے لیکن امام بخاری وغیرہ نے آپ کو اور آپ کے بھائی کو بدری اصحاب میں شامل کیا ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، صفحہ 190 ، سبرۃ بن فاتک، دار الفکر بیروت 2003ء)(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، جلد 3، صفحہ 25 تا 26، 152 ، سبرۃ، سمرۃ بن فاتک، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2، صفحہ 29، خریم بن فاتک الاسدی، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

یہ صحابہ کے ذکر تھے۔

اب جمعہ کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا جن میں سے پہلا جنازہ مکرم اُنگکو عدنان اسماعیل (Ungku Adnan Ismail) صاحب صدر جماعت ملائشیا کا ہے، آٹھ اکتوبر کو 74 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جنہوں نے 1956ء میں سنگاپور کے مبلغ مکرم مولانا محمد صادق صاحب اور سنگاپور جماعت کے پہلے صدر محمد سالکین صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ ان کے والد ملائشیا کی ایک سٹیٹ جوہور (Johor) کے مفتی تھے اور ننھیال کی طرف سے اس سٹیٹ کے بادشاہ کے رشتہ دار تھے۔ احمدی ہونے کے بعد ان کو گورنمنٹ کے ایک دوسرے شعبہ میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔ عدنان صاحب اگست 1944ء میں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔“

(خطبہ جمعہ 13/ جنوری 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہونگے۔“

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

پیدا ہوئے۔ 1968ء میں انہوں نے سنگاپور یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں بی اے آنرز کیا۔ پھر 1969ء میں گورنمنٹ کے انتظامی اور سفارتی شعبوں میں ملازمت کا آغاز کیا۔ 1969ء سے 1981ء تک وزیر اعظم کے شعبہ ریسرچ میں کام کیا۔ اس دوران ان کا تقرر سنگاپور، بیجنگ اور بنکاک میں ملائیشیا کی ایمبیسیز میں ہوتا رہا۔ پھر ان کی ترقی ہوئی اور انہیں وزیر اعظم کی نیشنل سکیورٹی کونسل میں ڈویژنل ہیڈ بنا دیا گیا۔ یہاں انہوں نے 1984ء سے 1992ء تک کام کیا۔ اس کے علاوہ 1992ء سے 1997ء تک انہوں نے وزیر اعظم کے شعبہ سے باہر دوسرے حکومتی دفاتر میں بھی کام کیا۔ 1996ء میں دل کے بائی پاس کا آپریشن ہوا، پھر دوبارہ وزیر اعظم کے شعبہ ریسرچ میں 1997ء میں کام شروع کیا۔ 1999ء میں وہاں سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے 1956ء میں گو اپنے والدین کے ساتھ بیعت کی تھی لیکن 1981ء میں بنکاک والی پوسٹنگ سے واپسی پر صحیح، ایکٹو احمدی بنے اور ان کا جماعت سے تعلق بڑھا۔ 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ملائیشیا کے پہلے صدر جماعت کے طور پر مقرر فرمایا اور ان کے دور صدارت میں جماعت میں بڑی تبدیلیاں اور ترقیاں بھی ہوئیں۔ بیت السلام اور بیت الرحمن کی عمارتوں کی تعمیر ان کے دور میں مکمل ہوئی۔ انڈونیشیا سے مبلغین کو ملائیشیا میں لانے، انہیں سیٹل کرنے میں انہوں نے بڑی مدد کی۔ اسی طرح سے ملائشیا سے جامعہ ربوہ اور قادیان میں طلباء بھجوائے۔ گذشتہ دو سالوں سے ان کی صحت کافی خراب تھی۔ کئی بار ہسپتال داخل رہے۔ پھر انہوں نے مجھے لکھا کہ میں طاہر ہارٹ بھی جانا چاہتا ہوں۔ پھر اس سال مئی میں طاہر ہارٹ بھی گئے، کچھ عرصہ گزار کے آئے وہاں، صحت بہتر ہوگئی تھی ان کی لیکن پھر دوبارہ صحت خراب ہوئی اور پھر ہسپتال میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

اُنگکو عدنان اسماعیل صاحب جوہور (Johor) سٹیٹ کی رائل فیملی سے ہونے کے باوجود بڑے عاجز انسان تھے۔ اپنی حکومتی اور جماعتی ذمہ داری انتہائی احسن انداز میں ادا کرتے تھے۔ مرکز بھجوائی جانے والی رپورٹس میں باریک پہلوؤں کا خیال رکھتے اور اکثر جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے رات دیر تک دفتر میں کام کرتے رہتے۔ جماعتی عہدیداران، کارکنان، احباب جماعت اور خاص کر مبلغین سے ان کا انتہائی اچھا سلوک تھا۔ بچوں کے حوالے سے خصوصی توجہ تھی۔ یعنی جماعت کے بچوں اور ان کی تعلیم و تربیت کی فکر میں رہتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ یہ جماعت کا مستقبل ہیں۔ ان کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ آپ ہمیشہ جماعت میں بچوں کے لئے اعلیٰ تعلیم پر زور دیتے اور ہمیشہ جماعتی ترقی کے بارے میں سوچتے تھے۔

وفات کے دن ہسپتال میں کوئی ایمبولینس فارغ نہیں تھی، میت کو مسجد میں لے جانے کیلئے ٹرانسپورٹ میسر نہیں تھی۔ تو جماعت کے ممبر نے ایک چینی رضا کار کوان چی (Kuan Chee) صاحب سے رابطہ کیا جو اپنی گاڑی بطور ایمبولینس چلاتے تھے اور لوگوں کی میتیں منتقل کرنے میں مدد کرتے تھے۔ اس چینی آدمی نے اپنے فیس بک پہ ذکر کیا کہ اس میت کو لے جانے میں اسے عجیب غیر معمولی تجربہ ہوا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ جب اس نے وین کو چلانا شروع کیا تو جس سڑک پر ہمیشہ شدید ٹریفک جام ہوتا تھا وہاں اچانک ٹریفک ختم ہو گیا اور عام طور پر تقریباً ایک گھنٹے کا سفر ہوتا ہے لیکن اس دن مسجد پہنچنے میں صرف پچیس منٹ لگے۔ پھر کہتے ہیں مسجد پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ لگتا ہے کسی خادم دین کی میت تھی۔

وکیل التبشیر ربوہ منصور خان صاحب نے لکھا ہے کہ عدنان اسماعیل صاحب نے طویل عرصہ جماعت ملائیشیا کے صدر کے طور پر خدمت کی۔ اپنے احباب جماعت کے لئے والد کی طرح تھے۔ کہتے ہیں ملائیشیا کے دورے کے دوران مجھے جماعتی معلومات پر ان سے بات چیت کا موقع ملا تو میں نے ان کو ایک حکمت عملی سے کام لینے والا شخص پایا اور جس نے ناقابل یقین حالات میں جماعتی کاموں کو کامیابی سے انجام دیا۔ بہت پیچیدہ اور مشکل معاملات میں ان کی رائے پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رکھے اور ہمیشہ جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے والے ہوں۔

دوسرا جنازہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا ہے جو چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ کی اہلیہ تھیں۔ 5/اکتوبر کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ قادیان سے ملحقہ گاؤں بھینی بانگر میں احمدی فیملی میں پیدا ہوئیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دنیاوی تعلیم تو کوئی نہیں تھی لیکن قرآن کریم سے آپ کو بڑا محبت اور عشق تھا۔ دن میں متعدد بار قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ رمضان میں باقاعدگی سے قرآن کریم سننے کے شوق سے نماز تراویح پر بھی جایا کرتی تھیں۔ جب ربوہ میں عورتیں جمعہ پر جایا کرتی تھیں اس وقت ان کی کوشش ہوتی تھی کہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ پر پہنچنے والی سب سے پہلی عورت وہ ہوں اس لئے بہت پہلے جمعہ پر چلی جایا کرتی تھیں۔ رہن سہن میں بہت سادگی تھی۔ جو پیسے جمع کرتیں اسے چندے کی مختلف تحریکات میں اور تعمیر مساجد میں پیش کر کے بہت خوش ہوتیں اور خدا کا شکر ادا کرتیں۔ کئی بچیوں کی شادیاں کروائیں۔ غریب بچیوں کا جہیز بھی خود تیار کروا کر دیتیں۔ کئی مرتبہ اپنا زیور چندے میں یا غریبوں کو دے دیا۔ ہمیشہ باقاعدگی سے غرباء کے پاس جانا ان کی سب سے بڑی خوشی ہوتی تھی۔ صدقہ و خیرات بہت کھلے ہاتھ سے کرتیں۔ گھر سے کسی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور آٹھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ لطیف احمد صاحب کاہلوں ریٹائرڈ مربی سلسلہ کی بڑی بہن تھیں اور ان کے بڑے بیٹے ڈاکٹر مظفر چوہدری صاحب کو بھی وقف عارضی کی توفیق ملتی رہتی ہے، یہیں یوکے میں، سکنتھارپ (Scunthorpe) میں رہتے ہیں۔ ان کے بیٹے بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آج کل جزیرہ ری یونین میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کے داماد حافظ عبدالحلیم صاحب بھی ربوہ میں مربی ہیں۔ نواسے بھی ایک مربی ہیں اور دو نواسے حافظ قرآن بھی ہیں۔ ایک پوتا ان کا یہاں یوکے جامعہ میں پڑھ رہا ہے۔ عام طور پر ان مربیان کی والدہ کا میں جنازہ پڑھاتا ہوں جو مربیان میدان عمل میں ہوں اور اپنے والدین کے یا والد یا والدہ کے جنازے پر شامل نہ ہو سکتے ہوں۔ بشارت نوید صاحب بھی میدان عمل میں تھے اور ان کی وفات پر وہاں پہنچ نہیں سکے تھے اس لئے ان کی والدہ کا بھی جنازہ غائب مَیں نے آج پڑھانے کے لئے رکھا ہے۔

بشارت نوید صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ احمدیہ مکمل کرنے کے بعد جب میں میدان عمل میں گیا تو ایک مرتبہ گھر واپس آیا تو صبح کی نماز کے لئے مسجد نہیں جا سکا۔ اس پر مجھے کہنے لگی کہ بیٹا تم جب جہاں اپنی پوسٹنگ ہے وہاں ہوتے ہو تو تمہیں لوگ دیکھتے ہیں اور شاید تم لوگوں کی وجہ سے مسجد میں چلے جاتے ہو لیکن یاد رکھو یہاں تمہیں خدا دیکھ رہا ہے اس لئے ہمیشہ نمازوں کی طرف توجہ رکھو اور یہ دیکھتے رہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

کہتے ہیں کہ میں جامعہ میں پڑھ رہا تھا تو والد صاحب کی اچانک وفات ہو گئی۔ بڑے بھائی بیرون ملک جا چکے تھے۔ بڑی ہمت سے انہوں نے گھر کو سنبھالا۔ کہتے ہیں ایک دن میں نے مذاق سے ان کو کہہ دیا کہ جماعت کو مَیں کہہ دوں کہ میری والدہ اکیلی ہیں تو مَیں ان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اس لئے مجھے دور کسی جگہ نہ بھیجا جائے؟ اس پر بڑی سنجیدہ ہو گئیں اور بڑی سختی سے کہا کہ جہاں جماعت بھیجے وہاں جانا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ جس کو میں نے وقف کیا ہے اس کو میں اپنے پاس رکھوں اور جو دنیا کمانے والے ہیں انہیں کہوں کہ جاؤ اور دنیا کماؤ۔ اگر میں نے اپنے پاس کسی کو رکھنا ہوا تو تمہیں نہیں بلکہ دنیا کمانے والوں کو بلاؤں گی۔ یہ ان کا جذبہ تھا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ 2013ء میں جب آخری مرتبہ ان کے پاس رخصت پر پاکستان گیا تو ان کو میں نے کہا کہ اپنے بیوی بچوں کو آپ کے پاس چھوڑ دوں؟ حالانکہ بہت کمزور ہو چکی تھیں، بستر سے اٹھنا بھی مشکل تھا لیکن پھر بھی اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہنے لگیں نہیں! بیوی بچوں کو اپنے پاس رکھو، انہیں خاوند کے پاس ہی رہنا چاہئے۔ یہ ہے سبق ان بزرگوں کا جو آج کل بھی لوگوں کے لئے بڑا اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی وفا کے ساتھ دین پر قائم رکھے۔

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

☆ خاکسار کی بیٹی عزیزہ نہا نواب کے ایم بی بی ایس فائنل کے امتحان مورخہ یکم نومبر 2018 سے شروع ہو رہے ہیں۔ امتحان میں نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل اور سلسلے کیلئے مفید وجود بننے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(قاری نواب احمد، مینیجر اخبار بدر قادیان)

☆ مکرم سید شجاعت حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ کاچی گوڈا (حیدر آباد) مورخہ 19/اکتوبر 2018 کو ایک موٹر سائیکل حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ موصوف کی مکمل شفایابی کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

اعلان نکاح

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نادیہ قیام بنت مکرم سید قیام الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ کا نکاح مکرم سید رضوان احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید کمال الدین شاہ صاحب ساکن رائے پور چھتیس گڑھ کے ساتھ مبلغ ڈھائی لاکھ روپے حق مہر کے عوض مورخہ 11/اکتوبر 2018 کو مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(سید انوار الدین احمد، نائب صدر جماعت سونگھڑہ، اُڈیشہ)

ولادت

مکرم رضوان سلیم صاحب (جماعت احمدیہ میدن راؤ پالم ویسٹ گوداوری) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 ستمبر 2018 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام فوزیہ رضوان رکھا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ قارئین سے بچی کی صحت و تندرستی نیز نیک، صالح اور روشن مستقبل ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو

اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے وصایا اُسے کیسے پہنچاؤ گے؟ خدا سب کا ربّ ہے

ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دُنیا سے دل نہ لگاؤ

اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل بایار اور دست باکار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے، اس لیے تم دین کو مقدم رکھو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 592، ایڈیشن 2003)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (ستمبر 2018)

- مَیں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں، آپ کا پیغام بہت مؤثر ہے اور دنیا کیلئے ضروری ہے ☆
- حضور انور نے اپنے ایڈریس میں جو پیغام دیا ہے وہ سارے یورپ کیلئے بڑا اہم ہے یہ ہر جگہ پہنچنا چاہئے ☆
- آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت متاثر کن ہے، وہ مجسم محبت ہیں، ان کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ محبت کو جسم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں ☆
- آپ کے خلیفہ صاحب کی تقاریر کا ہر لفظ واضح، عام فہم اور دل پر اثر کرنے والا ہے، وہ مسلمانوں اور تمام دنیا کو محبت کا درس دیتے ہیں ☆
- حضور انور کے خطبات سن کر بہت سرور ملا کیونکہ خلیفہ کی باتوں کی مثال نہیں ملتی اور یہ تعلیم اس تعلیم کے بالکل مخالف ہے جو میڈیا میں آتی ہیں ☆
- جماعت احمدیہ بغیر کسی معاوضہ کے اپنی ساری توانائی امن وسکون کے لیے خرچ کرتی ہے، جماعت کا خلیفہ اس امن وسکون کا ایک مثالی نمونہ ہے ☆
- حضور انور کی کچھ تقاریر کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ ایک ہدایت کی روشنی ہیں جو جتنا چاہے اس نور سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ☆
- حضور سے بات کر کے مجھے محسوس ہوا ہے کہ دل کی گہرائیوں سے وہ محبت کرتے ہیں، اسلام کی حقیقت کو مَیں نے پالیا ہے اور آج بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں ☆
- مَیں آپ کی جماعت کی انتظامی صلاحیت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور یہ چیز واضح اشارہ دے رہی ہے کہ آپ لوگ دنیا کی درست سمت میں رہنمائی کر سکتے ہیں ☆
- مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ اُن موضوعات کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ جو آج کے دَور میں اہم ہیں اور انہوں نے ان مشکلات کے حل بیان کیے ☆
- جب بھی مَیں اسلام کے بارہ میں بات کرتی ہوں تو ہمیشہ جماعت احمدیہ کا بتاتی ہوں کیوں کہ مجھے صرف احمدیت میں زندہ اسلام نظر آتا ہے ☆
- جو امن کا پیغام اپنے خطاب میں خلیفہ نے ہمیں دیا ہے یہ پیغام وقت کی ضرورت ہے اور اس پر عمل کرنا بہت ہی ضروری ہے ☆

جلسہ سالانہ جرمنی 2018 میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

10؍ستمبر 2018 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں تھیں۔

انڈونیشین وفد کی حضور انور سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 بجکر 45 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں انڈونیشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات تھی۔ انڈونیشیا سے امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 95 افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد آیا تھا جس میں مرد حضرات اور خواتین شامل تھیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا یہاں آپ کا بڑا وفد آیا ہے۔ یوکے جلسہ کی نسبت بڑا وفد ہے۔ جرمنی والوں نے آسانی سے ویزا دے دیا ہے۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ اس دفعہ انڈونیشین ترجمہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔ محمود وردی صاحب انچارج انڈونیشین ڈیسک یو.کے نے یہاں آکر ترجمہ کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ اور یہاں جرمنی جلسہ کے موقع پر پہلی دفعہ حضور انور کے خطبہ جمعہ اور خطابات کا لائیو انڈونیشین ترجمہ ہوا ہے۔

تاسک ملایا سے آنے والے ایک جماعتی عہدیدار نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے ایک اینٹ پیش کی اور بتایا کہ ہم وہاں کی پرانی مسجد میں توسیع کر رہے ہیں۔ تاسک ملایا وہی جگہ ہے جہاں 1945 میں دس احمدی دوست شہید کئے گئے تھے۔ اب یہاں بڑی مسجد بنانی ہے جہاں ہزار کے لگ بھگ لوگ نماز ادا کرسکیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اینٹ اپنے دستِ مبارک میں لیکر دعا کی اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی اس اینٹ کے ساتھ مَس کی۔

وفد کے ممبران نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور ہمارے جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب آپ انٹرنیشنل جلسہ کریں گے تو مَیں وہاں آؤں گا۔ ابھی آپ اپنے حالات کی وجہ سے ریجنل لیول پر جلسے کرتے ہیں نیشنل لیول پر جلسہ نہیں ہوتا۔

سسٹر خدیجہ صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں نیشنل مجلس عاملہ اور لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی طرف سے سلام پہنچایا اور سب کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وعلیکم السلام اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایک انڈونیشین بچی نے جو اس وقت جرمنی میں KEIL یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اپنی پڑھائی کے لئے دعا کی درخواست کی اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کی خواہشات پوری فرمائے۔ بہت ساری خواتین نے باری باری حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اپنی فیملی اور بچوں کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور حضور انور سے دعائیں حاصل کیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے بچے وقف نو ہیں۔ میری ایک بیٹی یہاں جرمنی میں پڑھ رہی ہے۔ میرے بیٹے نے ہائی سکول کی تعلیم کے بعد میڈیسن میں جانا ہے۔ مَیں خود بھی ڈاکٹر ہوں ان سب کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ بچوں کو کامیاب فرمائے۔

ایک بزرگ دوست نے عرض کیا کہ میرے 16 پوتے پوتیاں، نواسے وغیرہ ہیں اس پر حضور نے فرمایا کہ کب سب کو اکٹھے لا رہے ہیں۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ہر فیملی جب تصویر بنوانے کے لئے آتی تو جہاں مرد حضرات حضور انور سے مصافحہ کا شرف پاتے وہاں حضور انور کے دستِ مبارک پر بوسہ دیتے۔ بعض خواتین اور بچیاں اپنے سَر جھکاتیں حضور انور ازراہِ شفقت اپنا دستِ مبارک ان کے سروں پر رکھتے اور دعاؤں سے نوازتے۔ انڈونیشین وفد کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام گیارہ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

جارجین وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ملک جارجیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ جارجیا سے 38؍افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس میں دو پادری صاحبان، دو مفتی صاحبان، شیعہ وسنی لیڈرز اور دیگر 30 غیر از جماعت افراد شامل تھے۔ یہ جارجیا ملک سے پہلا وفد تھا جو جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم یہاں پر بہت خوش ہیں۔ یہاں ہمارا پہلا تجربہ ہے۔ ہم پہلی دفعہ جلسہ پر آئے ہیں۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے اور ہماری مہمان نوازی کی گئی ہے۔

مسلم کمیونٹی کی نمائندگی کرنے والے ایک جارجین دوست نے عرض کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی بھی جارجیا میں آئی ہے اور وہاں باقاعدہ جماعت نے اپنا مشن کھولا ہے۔ ہم جماعت کی طرف اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں۔ موصوف نے فریم کے اندر اپنے شہر کی ایک تصویر پیش کی اور کہا کہ یہ ایک سمبل (symbol) ہے ہمارے تعلق اور محبت کا آپ اسے قبول کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تصویر دینے کا شکریہ اور جن خیالات کا اظہار آپ نے کیا ہے اس کا بھی شکریہ۔

حضور انور نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے یہ ایک اصول ہے کہ سب باہم مل کر انسانیت کی بھلائی کی خاطر کام کریں اور معاشرہ میں امن اور بھائی چارہ، رواداری قائم کریں۔ یہ چیزیں اسلام کی تعلیم کی بنیاد ہیں کہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانیں اور اس کے حقوق ادا کریں اور خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ ہر بندہ دوسرے بندے کے حقوق ادا کرے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں چرچ کی بشپ ہوں، مَیں بحیثیت بشپ آپ کی جماعت جرمنی کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ یہاں ہمارا استقبال کیا گیا اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا ان کی جلسہ گاہ علیحدہ تھی وہاں تقاریر بھی ہوئیں مَیں اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ حضور انور نے اپنے ایڈریس میں جو پیغام دیا ہے وہ سارے یورپ کے لئے بڑا اہم ہے یہ ہر جگہ پہنچانا چاہئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہماری کمیونٹی تو پہلے ہی امن انصاف اور بھائی چارہ کا پیغام ہر جگہ پہنچا رہی ہے۔ آپ کی اَپروچ بہتر ہے، آپ کے رِسورسز بہتر ہیں، آپ اس پیغام کو یورپ میں پہنچائیں۔ بحیثیت نان مسلم آپ کے الفاظ زیادہ اثر کرنے والے ہوں گے تو آپ میری طرف سے سپوکس پرسن ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں، آپ کا پیغام بہت مؤثر ہے اور دنیا کے لئے ضروری ہے۔ مَیں باقاعدہ mta سنتا ہوں۔ آج حضور کو پہلی دفعہ سامنے دیکھا ہے اب ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ جارجیا میں مل کر کام کریں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا شکریہ۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور کی تقاریر سے مَیں بہت متاثر ہوا ہوں۔ تقاریر نے مجھ پر بہت اثر ڈالا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ برکت دے۔ آپ یہاں جلسہ پر آئے اور یہاں وقت گزارا اور یہاں آکر آپ نے اسلام کی اصل تصویر دیکھی۔ جو اسلام ہم پیش

کرتے ہیں وہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات ہی ہم بیان کرتے ہیں۔ اب آپ کے لئے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اسلام امن، سلامتی محبت بھائی چارے اور رواداری کا مذہب ہے۔ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر شیعہ اور سنی مسلم کمیونٹی کے افراد نے بتایا کہ جارجیا میں آباد مسلم کمیونٹی کی تعداد نصف ملین کے لگ بھگ ہے اور ہم سب مل جل کر رہ رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب آپ دونوں نے اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر دیکھ لی ہے اور اس کا عملی نمونہ اور اظہار بھی دیکھ لیا ہے۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

جارجیا کے وفد میں شامل ایک مہمان جو پیشہ کے اعتبار سے انجینئر ہیں انہوں نے سوال کیا کہ آپ کی جماعت کا قیام جارجیا میں ہو گیا ہے اس حوالہ سے آپ کی جارجین قوم سے کیا توقعات ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مذہب دل کا معاملہ ہے اسی لئے قرآن کریم میں بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ ’’دین میں کوئی جبر نہیں ہے‘‘ اس لئے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جب بھی کسی مذہب کا کوئی پیغام سنیں تو یہ کہنا نہ شروع کر دیں کہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے بلکہ ایک دوسرے کی عزت کریں۔ اسی طرح آپ اپنے اندر بھائی چارہ پیدا کر سکتے ہیں۔ یہی سب سے بنیادی چیز ہے جس کا اسلام ہر انسان سے تقاضا کرتا ہے اور اسی سے آپ دنیا میں امن کا قیام کر سکتے ہیں۔ آج کل ’’امن‘‘ دنیا کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آپ امن چاہتے ہیں تو تمام مذاہب کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دوستانہ ماحول میں رہنا ہوگا۔ اور انہیں باتوں کی میں جارجین لوگوں سے توقع رکھتا ہوں۔

اس وفد میں شامل ایک غیر احمدی مسجد کے امام Jambul Abduladze صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مَیں جارجیا کی ایک مسجد کا امام ہوں اور مَیں احمدیہ جماعت کی دعوت پر جرمنی آیا ہوں۔ مَیں نے اسلام کے بارے میں بہت سی نئی چیزیں سیکھی ہیں جو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ حضور کا ایک جملہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گا کہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم انسانیت کی مدد کریں۔ اسلام صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔ یہاں آ کر ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم معلوم ہوئی ہے۔

ایک مہمان Lako صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں آئی ہوں اور مجھے یہ جلسہ بہت ہی پسند آیا ہے یہاں کی ہر ایک چیز مجھے بہت اچھی لگی ہے۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

وفد کی ایک ممبر خاتون Irma Dimitradze صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں آج عورتوں کے پروگرام میں شامل ہوئی ہوں اور مجھے حیرت تھی کہ عورتیں تمام پروگرام کیسے manage کریں گی۔ یہ بہت حیران کن تھا کہ سیکیورٹی چیک بھی عورتیں خود ہی کر رہی تھیں۔ مجھے یہ بہت اچھا لگا اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

ایک اور مہمان Eteri Kotrikadze صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں پہلی دفعہ جلسہ پر آئی ہوں اور خلیفہ کی تقریر سے بہت ہی متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفہ نے اسلام کے حقیقی پیغام کا ذکر کیا۔ مَیں اس بات پر بہت خوش ہوں اور مَیں آپ سب کو سلام کہتی ہوں۔

وفد میں شامل ایک مہمان خاتون Rusudan Gotsiridze صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے آج صبح عورتوں کا پروگرام دیکھا اور مجھے بہت ہی اچھا لگا کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کا کتنا خیال رکھا جاتا ہے۔ سب سے اچھی بات جو میں نے دیکھی وہ تھی کہ خلیفہ اپنے ہاتھوں سے تعلیمی ایوارڈز دے رہے تھے۔

Jambul Abduladze صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جارجیا سے ہوں اور ایک مسلمان تنظیم کا چیئرمین ہوں۔ اس جلسہ میں شمولیت ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔ میں نے یہاں پر روحانیت اور بھائی چارے کا مشاہدہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا موقع تھا کہ ہم یہاں آئے اور مستفیض ہوئے۔

وفد میں شامل ایک دوست محمد حسین اکبر صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ہم بچپن سے سن رہے ہیں کہ کوئی مہدی آئے گا جو دنیا کو تبدیل کرے گا اور ہم اسی کے انتظار میں رہے۔ اب پہلی مرتبہ میں سن رہا ہوں کہ وہ مہدی جس کے ہم منتظر تھے وہ گزر بھی گیا ہے اور اب اس کے خلفاء کا سلسلہ جاری ہے۔ میں اب جماعت کا لٹریچر کا مطالعہ کروں گا اور مجھے امید ہے کہ مجھے اطمینان حاصل ہوگا۔

جارجیا سے بشپ مالخاز صاحب بھی جلسہ پر شریک ہوئے تھے یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو تمام مذاہب کو آپس میں ملا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو بغیر کسی معاوضہ کے اپنی ساری توانائی امن و سکون کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جماعت کا خلیفہ اس امن و سکون کا ایک مثالی نمونہ ہے۔ میں پہلے بھی یوکے جلسہ پر آیا تھا اور اس وقت خلیفہ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ مجھے بڑی شدت سے یہ خواہش تھی کہ میں خلیفہ سے دوبارہ ملوں۔ یہ خواہش اب پوری ہو گئی ہے اور میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں جلسہ پر شامل ہو سکا۔ جارجیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

لتھوانیا، لاتویا، سلووینیا، اسٹونیا، قزاقستان کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق لتھوانیا، لاتویا، سلووینیا، اسٹونیا، قزاقستان سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ لتھوانیا سے پچاس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں چالیس غیر از جماعت دوست اور دس احمدی احباب تھے۔ ملک لاتویا سے 22/افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ جبکہ سلووینیا سے چھ افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ اسٹونیا سے پانچ افراد پر مشتمل وفد نے اور ملک قزاقستان سے سات افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔ ان پانچوں ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات ہوئی۔ حضور انور نے وفد کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ لتھوانین وفد میں شامل ایک مہمان جو پیشہ کے اعتبار سے رائٹر ہیں انہوں نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں ایسا کیا کر رہی ہے جس سے دنیا کے طبقات میں موجود فرق کو دور کیا جا سکے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ جماعت کا مشن ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا کے قریب لانا اور اسے خدا کی پہچان کروانا ہے اور دوسرا یہ کہ انسان کو انسانی اقدار کی پہچان کروانا۔ یہی اسلامی تعلیم کی بنیاد ہے اور اسی تعلیم کو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سنتی ہے اور appreciate کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرو گے تو تم اللہ کی نظر میں بہتر ہو گے اور اللہ تم سے راضی ہوگا۔ قرآن نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر تم بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو بے شک تم جتنی چاہے نمازیں پڑھنے والے ہو، تمہاری یہ نمازیں تمہارے لئے ہلاکت ہوں گی اور یہ نمازیں تمہارے منہ پر ماردی جائیں گی۔ بعض حالات میں انسانی حقوق عبادت سے بڑھ جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہی چیزوں کیلئے ہم کوشش کر رہے ہیں اور آج کل کی دنیا کے حالات کے پیشِ نظر ہم ساری دنیا کی اصلاح ایک دن میں نہیں کر سکتے۔ ہم کوشش جاری رکھیں گے اور اس کام کو آنے والی نسلوں تک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ ساری دنیا اس چیز کو realize کر لے۔

لتھوانین وفد میں شامل ایک دوست نے سوال کیا کہ ایک عیسائی ہونے کے ناطے ایک عیسائی کو مسلمانوں کے درمیان کیسے رہنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عیسائیت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، یہودیت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، اسلام بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اس لئے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اپنے خدا کو پہچاننا چاہئے اور اپنے مذہب کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا چاہئے نہ اُن تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے جنہیں مذاہب کے بعض علماء بگاڑ دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اہل کتاب سے کہہ دو کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ یعنی ایسی بات پر اکٹھے ہو جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان کامن ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس اس ذات پر یقین کرتے ہوئے اور اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہم سب اکٹھے مل کر کام کریں۔ پس یہی وہ بنیادی تعلیم ہے جس کے مطابق ہم دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ہمارے تمام مذاہب کے ساتھ اور دنیا کے ہر شریف آدمی کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔

لتھوانین وفد میں شامل ایک خاتون نے سوال کیا کہ حضور انور نے جو غیر مسلم ممالک کے مختلف دورے کئے ہیں ان کے حوالہ سے حضور انور کا کیا تاثر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں تو رہ ہی غیر مسلم ملک میں رہا ہوں۔ مَیں سیریا یا عراق یا سعودی عرب سے تو نہیں آیا۔ اس لئے یہ جو غیر مسلم ممالک ہیں، وہاں ابھی تک کم از کم مذہب کی ٹالرنس موجود ہے اور میرا خیال ہے کہ جب تک یہ موجود رہے گی، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی بہتر رہیں گے کیونکہ یہ ہر مذہب کو کھل کر اپنے عقائد پر عمل کرنے اور ان کی تبلیغ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جس برداشت کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیدا کرنے کا حکم دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اظہار کیا تھا اُسی کی اس وقت اکثر مسلمان ممالک میں کمی ہے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ جن لوگوں میں یہ برداشت رہے گی اور جن میں انسانی اقدار رہیں گی وہی بہتر ہیں۔

لٹویا کے وفد کی ایک خاتون نے سوال کیا کہ مرد اور عورت آپس میں ہاتھ کیوں نہیں ملا سکتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر مذہب کی اپنی تعلیم ہوتی ہے اور اسلامی تعلیم کے مطابق غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ نہیں ملا سکتے۔ اور یہ حکم اس لئے نہیں ہے کہ عورت کی حیثیت کم ہے بلکہ بعض تحفظات ہوتے ہیں اور عورت کی عزت قائم کرنے کیلئے اسلام نے اس چیز سے منع کیا ہے۔ اور یہودی عورتوں کیلئے بھی یہی تعلیم ہے کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ نہ مردوں نے عورتوں سے اور نہ عورتوں نے مردوں سے۔ اب امریکہ میں ہماری مسجد کے قریب ہی یہودیوں کا ایک سینا گاگ بھی ہے وہاں یہودیوں نے ایک فنکشن کیا اور وہاں کے ربائی نے کھل کر اعلان کیا کہ مجھ سے اگر کوئی عورت ہاتھ ملانا چاہے گی تو مَیں ہاتھ نہیں ملاؤں گا کیونکہ میرا مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اس کے خلاف کوئی نہیں بات کرتا کیونکہ یہودیوں کے خلاف بولنے سے قانونی جرم عائد ہو جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجھے خود یہودی عورت ملی اور اُس نے مجھے بتایا کہ ہمارے مذہب میں بھی مرد سے سلام کرنا یعنی ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے۔ اس لئے صرف ہاتھ ملانے کے ایشو کو اتنا اٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور بھی تو کئی خوبیاں ہیں، ان کو کیوں نہ دیکھا جائے؟ جہاں تک عورت کی عزت کا سوال ہے یا کسی ایسی عورت کا سوال ہے تو اس حوالہ سے مَیں اپنے متعلق یا اپنی جماعت کے متعلق کہتا ہوں کہ سب سے

کلامُ الامام

’’زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

پہلے ہم ہی ایسی عورت کی مدد کریں گے چاہے ہمیں اس کو اس جگہ سے اُٹھا کر ہی کیوں نہ لیجانا پڑے۔ اور یہی عورت کی اصل عزت اور احترام ہے جو کرنی چاہیئے نہ کہ صرف ہاتھ ملانے سے ہی عورت کی عزت قائم ہوتی ہے۔ اس بات کو اب دنیا بھی realise کررہی ہے۔ جو ہالی وُڈ میں واقعہ ہوا ہے اس کے بعد مردوں پر کتنے الزام لگنا شروع ہو گئے ہیں؟ یہاں جرمنی میں برلن میں عورتوں نے اپنا علیحدہ دفتر وغیرہ بنایا ہے اور وہ کہتی ہیں کہ مرد غلط قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اس لئے ہم نے اپنا علیحدہ ادارہ بنایا ہے۔ اس لئے اسلام نے جو تعلیمات دی ہیں وہ ہر برائی کے چھوٹے سے چھوٹے امکان سے بھی بچنے کیلئے دی ہیں۔ اس لئے ہم تو یہ سب عورت کی عزت قائم کرنے کیلئے کرتے ہیں نہ کہ اس کی عزت کم کرنے کیلئے۔

لتھوانیا سے آنے والے وفد کی ایک ممبر Leva Kerzaite نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے دوران ایسا محسوس ہوا جیسے میں جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ یہ جلسہ ہمیں برابری، محبت اور دوسروں کی خدمت کرنے کا سبق دیتا ہے جس کا عملی مظاہرہ اسی جلسہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

لتھوانیا سے تعلق رکھنے والے Jaronimas Laucius صاحب کہتے ہیں میَں ایک مصنف ہوں اور یہاں اسلام کے بارے میں سیکھنے آیا ہوں۔ خدا کی وحدانیت کا درس جس انداز میں خلیفہ نے دیا وہ بہت متاثر کن ہے۔ خلیفہ نے فرمایا کہ صرف عبادت ہی نہ کی جائے بلکہ خدا کو خوش کرنا مقصود ہونا چاہئے، اس بات نے میرا دل جیت لیا۔ میَں واپس جاکر جماعت کے بارہ میں اخباروں میں کالم بھی لکھوں گا اور اپنے میگزین کا ایک پورا شمارہ صرف جماعت کے بارہ میں شائع کروں گا۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ ایسا کرنے سے مجھے مخالفت کا سامنا بھی ہوسکتا ہے لیکن میں حق کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔ میرا دل یہاں آکر نہایت خوش اور مطمئن ہوا ہے میں خلیفہ صاحب کے لئے اور جماعت کے لئے بہت نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

لتھوانیا کے Tomas Cepaitis صاحب کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ذریعہ میں پہلی مرتبہ حقیقی اسلام سے واقف ہوا۔ گو میَں ہمیشہ سے ہی اسلام کے پیشواؤں کا احترام کرتا آیا ہوں اور یورپ میں مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے، اس کو دیکھ کر پریشان رہتا تھا۔ اس جلسہ کے ذریعے میں ایک نئی دنیا سے متعارف ہوا ہوں جس میں دنیا کے موجودہ مسائل کا حل موجود ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے ابھی اسلام سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ میَں آپ کا بہت شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے حقیقی اسلام سے متعارف کروایا۔ خلیفہ صاحب سے ملاقات میں ان کی سادگی اور حسن کلام سے بہت لطف اندوز ہوا۔

لتھوانیا کے Arturas Mirkevic صاحب کہتے ہیں: اس جلسے میں اسلام کو جاننے کیلئے بہترین مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ اسلام کے بارے میں مطالعہ کیلئے بہت کتابیں بھی میسر ہیں۔ میَں کچھ کتابیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں جن کو پڑھ کر میں اسلام کے بارہ میں اپنے علم کو مزید بڑھانے کی کوشش کروں گا۔

لتھوانیا سے Indre Jasaite صاحبہ کہتی ہیں اس جلسہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملاقات کی اور مجھے احساس ہوا کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم سب محبت اور انسانیت کے جذبے سے جڑے ہیں۔ یہ اس جلسہ کا سب سے بڑا تحفہ ہے جو میں اپنے ساتھ لیکر جارہی ہوں۔

ایک مہمان Rimvydas Markevicius کہتے ہیں خلیفہ صاحب کے دعا کرنے اور نماز پڑھانے کا انداز بہت متاثر کن ہے۔ ان کی آواز میں نرمی ہے اور ان کی آواز میں خدا کے لئے انتہائی محبت موجود ہے جو سننے والے کو دلی سکون بخشتی ہے۔ میَں غیر مسلم ہوں اور مسجد جانے سے بہت گھبراتا تھا لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ ہر کوئی بلا تفریق مذہب آپ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے۔ اب میں لندن جارہا ہوں اور وہاں بھی احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کرنے آپ کی مسجد جایا کروں گا۔

لتھوانیا سے Monika Gaidamaviciute صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب ایک پاکستانی دوست نے جلسے کی دعوت دی تو پہلے تو میں بہت گھبرائی کیونکہ بہت سے لوگ مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھتے ہیں لیکن مجھے لگتا تھا کہ یہ جلسہ میرے لئے خاص ثابت ہوگا۔ اب میں یہاں موجود ہوں میرے ہر طرف مسلمان ہیں جو مجھے محبت عزت اور احترام سے مل رہے ہیں۔ احمدی مسلمانوں کا دوسروں کیلئے احترام خاص طور پر عورتوں کا احترام انتہائی متاثر کن ہے۔

لتھوانیا کے وفد میں شامل Dominykas Raudonius صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ جلسہ اسلام کی امن پسندی اور محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ میرے خیال میں ایسے جلسے زیادہ ہونے چاہئیں۔

لتھوانیا کے وفد میں شامل Aleksandras Sarapinas صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس جلسہ میں بہت مزا آیا۔ آپ کے خلیفہ صاحب کی تقاریر کا ہر لفظ واضح، عام فہم اور دل پر اثر کرنے والا ہے۔ وہ مسلمانوں اور تمام دنیا کو محبت کا درس دیتے ہیں۔ میَں ان کی صحت وسلامتی کیلئے بہت دعاگو ہوں۔ خدا انہیں اپنے کام اسی طرح کرتے رہنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔ میری بیٹی اور اس کا شوہر احمدی ہیں میری خواہش ہے کہ خلیفہ صاحب ان کیلئے دعا کریں۔

لتھوانیا سے Danguole Sarapiniene صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ احمدی مسلمان دوسروں کی عزت اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ احمدی اپنے مہمانوں کی خاص خدمت کرتے ہیں اور بچوں کو بڑوں کا ادب کرنا سکھاتے ہیں اور آپ بہت ایماندار لوگ ہیں۔ خلیفہ صاحب اور دوسرے مقررین کی تقاریر سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

لتھوانیا سے تعلق رکھنے والی Ruta Lovickaite صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اپنے حجم اور اہمیت کے لحاظ سے یہ جلسہ میری زندگی کا سب سے بڑا پروگرام ہے۔ میَں حیران ہوں کہ کس طرح رضاکار مسکراتے چہروں کے ساتھ سیکیورٹی، دوسری ذمہ داریوں اور مدد کے لئے ہمہ وقت تیار رہے ہیں۔

ایک مہمان نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے اسلام کے بارے میں سب خوف اور غلط فہمیاں دُور ہوگئی ہیں۔ دراصل آپ وہ لوگ ہیں جو امن لانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ میَں بہت متاثر ہوں کہ کیسے اتنی بڑی تعداد میں لوگ گرم جوشی اور خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ جلسہ نظم وضبط اور خدمت خلق کی عظیم مثال ہے۔

لتھوانیا کے Valdon Idrizi صاحب بیان کرتے ہیں کہ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ خلیفہ نے بڑی تفصیل سے اور انتہائی آسان الفاظ میں اور محبت سے اخلاق کے بارے میں مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے جو کہ کسی بھی معاشرے کیلئے بہت ہی عمدہ لائحہ عمل ہے۔

لتھوانیا سے Thomas صاحب اور ان کے دوست پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: اتنے بڑے اجتماع کا مشاہدہ کرکے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ترجمہ کا معیار بہت اچھا تھا اور حضور انور کے خطبات سن کر بہت سرور ملا کیونکہ خلیفہ کی باتوں کی مثال نہیں ملتی۔ اور یہ تعلیم اس تعلیم کے بالکل مخالف ہے جو میڈیا میں آتی ہیں۔ جلسہ کے تمام کارکنان بھی بہت اچھی طرح پیش آئے۔

لتھوانیا سے Daila Umbrasiene صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپ کی جماعت کی روایات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کے خلیفہ سے ملاقات نے بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ میَں سب کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کررہی ہوں۔

لتھوانیا سے ایک طالبہ علم Aurelija Einoryte صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میَں اس جلسہ سالانہ پر شرکت کی دعوت پر بہت شکرگزار ہوں۔ جلسہ کا ماحول بہت محبت والا اور دوستانہ ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے میں زندگی کے مقصد کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس جلسہ میں شرکت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ زندگی کا مقصد ہم خیال لوگوں سے مل کر دوسروں کی خدمت کرنا ہے۔

ایک طالب علم Eimis Vengrauskas صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں شامل ہوکے میں کہہ سکتا ہوں کہ جلسہ دراصل اسلام کی اصل تصویر دیکھنے کا موقع ہے جو کہ میڈیا دکھانے سے قاصر ہے۔ میرے لئے سب سے متاثر کن بات لوگوں کا باہمی تعلق اور محبت اور ان کے ہر وقت مسکراتے چہرے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت متاثر کن ہے۔ وہ مجسم محبت ہیں اور ان کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ محبت کو جسم کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔

ایک طالبہ علم Saufe Bulavarte صاحبہ بیان کرتی ہیں: میرے لئے جلسہ میں شمولیت اور خلیفہ سے ملنے کا دوسرا موقع ہے۔ یہ جلسہ میرے پہلے جلسہ سے بہتر ہے کیونکہ اس دفعہ میرے پاس اسلام کا علم پہلے سے زیادہ ہے۔ حضور کی کچھ تقاریر کا لتھوانین زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ ایک ہدایت کی روشنی ہیں جو جتنا چاہے اس نور سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

ایک طالبہ علم Ausra Umbrasaite صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میَں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اور میَں نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ عصر حاضر میں اس طرح کے اجتماعات کی بہت اہمیت ہے کیونکہ عام طور پر لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ حسن ہے کہ دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل ہوتا دیکھ کر اسلام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا بھی حوصلہ پیدا ہوا ہے اس طرح مسلمانوں اور غیر مسلم لوگوں کی دوریاں ختم ہوسکتی ہیں۔ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ میں بطور مہمان شمولیت کی توفیق ملی۔

ایک طالب علم Jokubas Cepartis کہتے ہیں جلسہ سالانہ میں شرکت کرکے مجھے لگ رہا ہے کہ میَں اس جماعت کا حصہ ہوں۔ اب مجھے زندگی کا مقصد سمجھ آیا ہے۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میَں حضور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور نہایت ہی شفیق اور محبت کرنے والے ہیں۔ ان سے بات کرکے مجھے محسوس ہوا ہے کہ دل کی گہرائیوں سے وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اسلام کی حقیقت کو میَں نے پالیا ہے اور آج بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میَں اکثر اوقات شکوک میں مبتلا رہتا تھا لیکن اب اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرکے باقی زندگی گزارنے کی کوشش کروں گا۔

لٹویا سے ایک میڈیکل کے سٹوڈنٹ بنجامن کریم صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوا کہ یہ جلسہ اُن تمام لوگوں کا اجتماع ہے جو کہ مضبوط ایمان اور مطمئن روحوں کے مالک اور بھائی چارے والے پرامن لوگ ہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث حیرت تھی کہ کس طرح ہر کوئی محویت کے ساتھ تقاریر سننے اور اپنے کام میں مگن تھا۔ حضور انور کو دیکھنا اور سننا بھی میرے لئے اعزاز تھا کہ کس طرح انہوں نے جرمنی میں مہاجرین کے معاملے اور اسلام کے بارہ میں لوگوں کے دلوں میں پائے جانے والے خوف کے متعلق بھی بات کی۔ یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ دنیا میں امن کا پرچار کررہی ہے اور جرمن معاشرے میں دوستانہ ہمسائیگی اور خدمت پر زور دے رہی ہے۔ مجھے یہ بھی حیرت ہوئی کہ کس طرح لوگ میری طرف آرہے تھے اور جاننا چاہتے تھے کہ میرے جذبات واحساسات کیا ہیں۔ فلاحی ادارے، بُک سٹور، ٹی وی سیٹلائیٹ، کھانا پینا اور وہاں کے بازار، ہر چیز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ پاکستانی ثقافت کو جرمنی میں لانے کی ایک اچھی کوشش تھی۔ مجموعی طور پر مجھے اسلام احمدیت اور پاکستانی ثقافت کو جاننے میں کافی مدد ملی۔

لٹویا میں ایک غیر احمدی پاکستانی محمد جنید سلیمی صاحب ماسٹرز کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یہ بھی جلسہ پر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہیئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

شامل ہوئے اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا مَیں گزشتہ ماہ ہی سٹڈی ویزہ پر پاکستان سے لٹویا آیا ہوں۔ مجھے بھی جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی جو کہ شش و پنج کے بعد میں نے قبول کرلی۔ جب میں جلسہ گاہ پہنچا تو وہاں انتظامیہ کو دیکھ کر مَیں بہت حیران ہوا کیونکہ وہاں بہت زیادہ لوگ تھے۔ انتظامیہ بڑی خوبصورتی اور سمجھداری سے سب کو سنبھال رہی تھی۔ جلسہ گاہ میں بہت سارے لوگ تھے جن میں کافی سارے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم مہمان تھے اور ان سب کو اس لئے دعوت دی گئی تھی تا کہ وہ دین اسلام کو آکر خود مشاہدہ کریں۔ مَیں نے اتنا پیار، محبت، عزت، احترام اور مہمان نوازی کبھی اپنی پوری زندگی میں کہیں نہیں دیکھی جتنی میں نے وہاں دیکھی اور مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ اس سے تمام غیر مسلموں پر بہت اچھا اثر پڑے گا اور وہ دین اسلام کی طرف آنے کی ضرور کوشش کریں گے۔ مَیں چونکہ احمدی نہیں ہوں اس لئے میرے دل میں بھی کچھ غلط فہمیاں تھیں جو ہر دوسرے فرقے والے مسلمان کے دل میں ہوتی ہیں۔ وہاں جب میں نے تقاریر سنیں اور وہاں پر لکھے ہوئے کلمات دیکھے اور نماز بھی پڑھی تو مجھے کوئی فرق نہیں لگا۔ یہی سب کچھ ہم بھی کرتے ہیں اور یہی سب کچھ احمدی بھی کررہے ہیں۔ ان کا کلمہ بھی وہی ہے، نماز بھی وہی اور قرآن بھی وہی۔ سب سے زیادہ قابل غور بات ختم نبوت تھی جس پر میں اب سوچنے پہ مجبور ہوگیا ہوں کہ غور وفکر کروں کہ کیا میں اپنے فرقے کو سچا کہوں یا احمدی فرقے کو۔ سب سے بڑا فائدہ مجھے جلسہ پر آنے کا یہی ہوا ہے کہ مَیں نے احمدی لوگوں میں بیٹھ کر سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے اور اب میں اپنے طور پر اچھی طرح دیکھوں گا کہ اسلام اصل میں کیا ہے اور ختم نبوت کیا ہے؟ مجھے حضور کی تقریر بہت پسند آئی، خاص کر آخری دن والی۔ جلسہ ختم ہونے کے اگلے دن میں نے ان سے ملاقات بھی کی۔ اور مجھے ان سے مل کر بہت اچھا لگا۔ وہ بہت ہی خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں۔ یہ چار دن میری زندگی کے بہت ہی اچھے دن تھے۔ باقی تمام مسلمان صرف باتیں کرتے ہیں اور نفرتیں پھیلاتے ہیں لیکن یہاں میں نے صرف محبت عزت اور احترام دیکھا ہے۔ میرے ساتھ کچھ غیر مسلم دوست بھی تھے وہ مسلمانوں کے اِس رویّہ سے، اس عزت و احترام سے جو احمدیہ جماعت نے ان کو دیا بہت زیادہ متاثر تھے۔ انتظامی ٹیم خواہ وہ کوئی بھی تھی، ہر کسی نے بہت پیار، محبت، عزت و احترام سے بات کی اور گائڈ کیا اور اتنے بڑے جلسہ کو اتنی خوبصورتی سے مینج کیا۔ مہمانوں کی رہائش سے لیکر کھانے پینے اور ٹرانسپورٹ کے انتظام اور اس کے علاوہ بھی ہر ضروری انتظام دیکھ کر مَیں جماعت احمدیہ سے بہت متاثر ہوا ہوں اور دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یونیورسٹی آف ایگریکلچر لٹویا کے ایک سری لنکن لیکچرار Lakmal Kularatne صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سچی بات یہ ہے کہ جب میں نے اس میں شمولیت کا فیصلہ کیا تو مجھے تھوڑا سا خوف تھا کہ کہیں اس تقریب پر کوئی دہشت گردی کا حملہ نہ ہوجائے۔ مگر جب میں نے اس جلسہ کی سیکورٹی دیکھی تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی بھی اس پروگرام کو یا اس میں شریک کسی بھی فرد کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں اس پورے پروگرام کی سیکورٹی کو بہت appreciate کرتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ میرے بہت سے سری لنکن مسلمان دوست ہیں مگر ایک بدھ گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے مذہب اسلام کے بارہ میں مجھے کوئی خاص علم نہیں تھا۔ جلسہ نے مجھے حقیقی اسلام کے بارہ میں تعلیم دی ہے اور دوسرے اسلامی گروپوں کے بارہ میں بتایا ہے۔ اسی طرح احمدیہ فرقہ اور دوسرے گروپوں کے درمیان فرق واضح کیا ہے۔ اس تقریب سے جو بہترین چیز میں نے اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک محبت کرنے والی جماعت ہے میں اس کو بہت زیادہ سراہنا چاہتا ہوں۔ مَیں آپ کی جماعت کی انتظامی صلاحیت کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اور یہ چیز واضح اشارہ دے رہی ہے کہ آپ لوگ دنیا کی درست سمت میں رہنمائی کرسکتے ہیں۔

لٹویا سے ایک طالبہ گلوریا صاحبہ پہلی مرتبہ کسی اسلامی پروگرام میں شرکت کررہی تھیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے سب کچھ بہت اچھا لگا۔ کھانا بہت زیادہ لذیذ تھا۔ لوگ بہت خوش اخلاق تھے۔ ڈیوٹی پر مامور لجنہ ہمیشہ مسکرا کر ملتی تھیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ سب چھوٹے بڑے ماحول کو صاف رکھنے میں کوشاں تھے۔ مجھے یہ سب بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنے آپ کو بہت آرام دہ محسوس کیا۔ مجھے وہ نظارہ اچھی طرح یاد ہے جب میری نظر سکرین پر پڑی اور میں نے دیکھا کہ مردانہ مارکی میں سب لوگوں نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ اس کانفرنس میں شامل ہوکر اسلام کے بارہ میں میرے خیالات بالکل تبدیل ہوگئے ہیں۔ اور یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ ابھی بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس دنیا کی بھلائی چاہتے ہیں۔

مکینکل انجینئرنگ کے ایک انڈین طالب علم وِنے صاحب بھی جلسہ پر آئے تھے یہ کہتے ہیں مَیں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی ایسی یکجہتی اور ایسے خوبصورت انتظامات نہیں دیکھے۔ جو کچھ میں نے جلسہ میں مشاہدہ کیا ہے اس نے مجھے بہت حیران اور متاثر کیا ہے۔ ترجمے کا معیار بہت اعلیٰ تھا اور اسی طرح جو کھانا فراہم کیا گیا وہ بھی اعلیٰ درجے کا تھا۔ ہر کسی نے ہمارے ساتھ نیک سلوک کیا۔ یہ پروگرام میری زندگی کا ناقابل فراموش حصہ ہے۔

لٹویا سے ایک اور انڈین طالب علم اومکار صاحب جلسہ میں شامل ہوئے یہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہونا یقیناً اعزاز کی بات ہے۔ جلسہ میں شمولیت کا موقع ملنے پر میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت خیال کرتا ہوں۔ یہ اجتماعی کام اور انتظامات کا ایک بہترین نمونہ تھا۔ اس کو کامیاب بنانے کیلئے مختلف ٹیمیں بڑی محنت و جانفشانی سے کام کررہی تھیں۔ ٹرانسپورٹ کی ٹیم نے شاندار کام کیا۔ اسی طرح رہائش اور کھانے کے انتظامات بھی بہت اعلیٰ تھے۔ مجھے جلسہ میں شمولیت کا موقع دینے پر میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔

لٹویا سے ایک اور انڈین طالب علم سنکیت صاحب کہتے ہیں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے جرمنی میں دیکھا وہ بہت حیران کن تھا۔ اس وقت تک مجھے احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق معلوم نہیں تھا۔ یہ لوگ بہت اچھے تھے اور ہمارے ساتھ انہوں نے بہت شفقت کا سلوک کیا۔ رہائش اور ٹرانسپورٹ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ پروگرام کی اچھی بات یہ تھی کہ ہر ایک کو اس ہال میں ایک مناسب جگہ دی گئی۔ ہم انڈیا سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے ہمارا اس طرح خیال رکھا کہ جیسے ہم بھی اسی فیملی کا حصہ تھے۔ مجھے سب کے سب پروگرام اور انتظامات بہت پسند آئے۔ مَیں خوش قسمت ہوں کہ اس وسیع پروگرام کا ایک چھوٹا سا participant ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

لٹویا کے وفد میں ترکی سے تعلق رکھنے والے ایک میڈیکل کے طالب علم Alkan صاحب بھی تھے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بہت ہی دلچسپ پروگرام تھا۔ ان تین دنوں کے دوران میں نے اسلام اور احمدیہ جماعت کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ خاص طور پر دنیا میں امن قائم کرنے کا تصور تمام تقاریر میں بار بار دہرایا گیا۔ یہ پروگرام بہت ہی متاثر کن تھا اور انتظامات بہت زبردست تھے۔

لٹویا کے وفد میں شامل ایک لڑکی Anastasia صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر مسلم مہمانوں سے خطاب کے حوالہ سے بیان کیا کہ مجھے حضور انور کا خطاب بہت پسند آیا اور انہوں نے جو باتیں کی تھیں وہ بالکل درست تھیں اور مجھے بہت اچھی لگی ہیں۔ اس خطاب کیلئے یہ مردانہ جلسہ گاہ میں آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ان کا تمام وقت لجنہ کی مارکی میں ہی گزرا کہتی ہیں کہ مردوں کے درمیان بیٹھے مجھے شرم آرہی تھی اور مجھے عجیب لگ رہا تھا کہ میرے سر پر دوپٹہ نہیں ہے۔

لٹویا سے سَینے صاحبہ بھی کسی مسلم پروگرام میں پہلی مرتبہ شریک ہورہی تھیں یہ کہتی ہیں یہ پروگرام بہت اچھا تھا۔ میں نے تمام سیشن سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسلامی کلچر اور مذہب بہت ہی خاص ہے اور لوگوں کے لئے خاص طور پر آیا ہے۔ مجھے خصوصاً کھانا بہت اچھا لگا۔ ہماری ہوٹل میں جو رہائش تھی وہ بھی بڑی خوبصورت تھی اور مجھے بہت پسند آئی ہے۔ تمام سیشن میں کارکنان بہت ہی مددگار اور خیال رکھنے والے تھے۔ میرا سب سے پسندیدہ دن فرینکفرٹ شہر میں گزرا۔

اسٹونیا کے وفد کے تاثرات

اسٹونیا سے ایک مہمان Rainer صاحب جلسہ پر تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا یہ میرا جلسہ سالانہ میں شمولیت کا چوتھا موقع تھا۔ ہر دفعہ جلسہ میں شامل ہوکر مختلف تاثرات ہوتے ہیں اور نئے تجربات ہوتے ہیں اور ساتھ ہی کئی نئی باتیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ پاکستانی اور دیگر احمدیوں کو جاننا اور ملنا ہر دفعہ دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔ میں نے ایسی کوئی اور قوم نہیں دیکھی جو اتنی بڑی تعداد میں اکٹھی ہو۔ اپنے روایتی لباس پہنے ہوئے ہو، اچھے اخلاق دکھارہے ہوں۔ آج تک میری آنکھوں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں سے کوئی بُرا رویہ سرزد ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک اور چیز جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ نماز کے پڑھنے کا طریقہ ہے۔ تمام لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور کوئی بھی وہاں علیحدہ ہوکر اپنی نماز نہیں پڑھنا چاہتا۔ اتحاد کا کیا ہی اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ باتیں ایسی تھیں جنہوں نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا اور اسی وجہ سے میں نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ یہ اسٹونین قوم میں سے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے پہلے فرد ہیں۔

Imam Jambul Abduladze صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت خوشی اور اطمینان ہے کہ مَیں جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ میں نے جلسہ پر بھائی چارہ اور حقیقی اسلامی تعلیم دیکھی ہے۔

Roland Shavadze صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ جرمنی آئی ہوں یہ جلسہ مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ یہاں کے لوگوں نے ہماری ہر طرح کی خدمت کی۔ ہماری بہت ہی اچھی مہمان نوازی کی گئی۔ یہاں تک کہ لوگ میرا نام بھی نہیں جانتے تھے مگر پھر بھی بار بار مدد کرنے کیلئے حاضر ہوتے تھے۔

اسٹونین وفد کے ایک مہمان Giga Gegianidze بیان کرتے ہیں کہ یہ پروگرام بہت ہی علمی اور پر معارف تھا اور لوگ بہت نیک اور مہمان نواز تھے۔

ایک اور مہمان Giorgi Kopaelishvili صاحب بیان کرتے ہیں کہ جو پراجیکٹس یہاں IAAEA نے کئے ہیں مجھے بہت ہی پسند آئے ہیں۔ میں خود بھی انجینئر ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں بھی اس تنظیم کے ساتھ مل کر خدمت انسانیت کروں۔

اسی طرح اسٹونین وفد کے ایک ممبر Giga Gegianidze بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے IAAEA کے پراجیکٹس دیکھے ہیں تو مجھے احساس ہوا کہ کسی کو پانی دینا ہمارے لئے کتنا آسان ہے اس لئے میں ضرور ان غرباء کی مدد کرنے میں شامل ہونگا اور اس تنظیم میں شامل ہونگا۔

سلوینین وفد کے تاثرات

شام سے تعلق رکھنے والے شیراز احمد صاحب تین سال سے سلوینیا میں مقیم ہیں۔ یہ سلوینیا سے جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے آئے تھے۔ یہ جلسہ کے دوران بڑی دلچسپی سے پروگراموں میں شامل ہوتے رہے۔ جماعت کے بارہ میں بہت سے سوالات پوچھتے رہے۔ عربی کتابیں بھی لیں اور ان کا مطالعہ بھی کیا اور کافی متاثر ہوئے لیکن حضور کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہچکچاہٹ تھی۔ بہرحال انہوں نے جلسہ کے آخری دن حضور کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ادا کی۔ جلسہ کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے جلسہ کے تین دنوں میں سے آخری دن (جس دن حضور کے پیچھے نماز پڑھی تھی) سب سے اچھا اور بہتر دن تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے کہا آج جلسہ کا سب

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ گھر میں پڑھتا ہے سوائے فرض نماز کے۔ (بخاری باب صلوۃ اللیل)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

باجماعت نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

(بخاری کتاب الاذان)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

سے اچھا دن اس لئے تھا کہ آج میں نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ جلسہ کے بعد سوموار کو سلوینین وفد کی حضور کے ساتھ ملاقات تھی۔ پروگرام کے مطابق ملاقات کے فورا بعد سیر کیلئے روانگی تھی لیکن انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ حضور کے پیچھے ایک اور بار نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے دو گھنٹہ انتظار کیا اور نماز کے بعد سیر کے لیے نکلے۔

سلووینیا سے ایک کیتھولک خاتون باربرا نوواک صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انکی انسانی حقوق کی اپنی تنظیم ہے۔ ان کا ایک پاکستانی غیر احمدی دوست ہے اور اس دوست نے ان کو جلسہ میں شامل ہونے سے منع کیا تھا اور جماعت کے خلاف بھی باتیں کیں۔ لیکن اسکے باوجود وہ شامل ہوئیں اور کہتی ہیں جب بھی میں اسلام کے بارہ میں بات کرتی ہوں تو ہمیشہ جماعت احمدیہ کا بتاتی ہوں کیوں کہ مجھے صرف احمدیت میں زندہ اسلام نظر آتا ہے۔

Pfarrer Darius صاحب بیان کرتے ہیں: خلیفہ کی تقریر بہت اچھی تھی اور پر اثر تھی۔ مجھے یہاں آنا بہت اچھا لگا۔ میں اور میری بیوی بہت شکر گزار ہیں کہ ہمیں دعوت دی گئی۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ ان موضوعات کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ جو آج کے دور میں اہم ہیں اور انہوں نے ان مشکلات کے حل بیان کیے۔

ایک پادری Dariuz صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت موثر تھی۔ مجھے جلسہ میں شامل ہو کر بہت اچھا لگا۔ میں اور میری اہلیہ آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ کے خلیفہ عصر حاضر کے موضوعات پر گفتگو فرماتے ہیں اور آپ نے عصر حاضر کے مسائل کے حل بیان فرمائے ہیں۔

Ayvaz Mardanov بیان کرتے ہیں: یہ بہت ہی خوبصورت جلسہ تھا۔ میں تمام افراد کو سلام کہنا چاہتا ہوں۔ خلیفہ کے ساتھ ملاقات میرے لیے نہایت ہی اہم تھی اور میں اس کی اہمیت کو خوب سمجھتا ہوں۔ جو امن کا پیغام اپنے خطاب میں خلیفہ نے ہمیں دیا ہے یہ پیغام وقت کی ضرورت ہے اور اس پر عمل کرنا بہت ہی ضروری ہے۔

Zaza Mikeladze صاحب ملاقات کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ بہت ہی جذباتی میٹنگ تھی کیونکہ خلیفہ نے ہمارے ساتھ کھل کر بات کی اور اسلام کی حقیقی تعلیم واضح فرمائی۔ یہ امور میرے لیے بہت ہی دلچسپ تھے۔ میں آپ سب کا شکر گزار ہوں۔

قزاقستان کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

قزاقستان سے آنے والی ایک مہمان خاتون رشیدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں: میں جلسہ سے بہت متاثر ہوں۔ یہاں میری بڑے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ سب لوگ سلام کرتے اور مسکراتے چہروں سے ملتے تھے۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے صدیوں سے واقف تھے حالانکہ ہم پہلی بار مل رہے تھے۔ سب لوگ ایسے نظر آرہے تھے کہ وہ بہت خوش قسمت ہیں۔ اور اپنی زندگی سے بہت خوش ہیں۔ یہ کیفیت اسی وقت ہوتی ہے جب انسان کو پتا ہو کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جب جلسہ ختم ہوا تو میرا دل اداس ہو گیا۔

حضور انور سے ملاقات کے دوران جو چیز مجھے سب سے زیادہ اچھی لگی وہ یہ تھی کہ حضور لوگوں کے ساتھ بہت ہی پیار اور شفقت سے پیش آتے ہیں اور جو لوگ مذہب کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں ان کو حضور تفصیل سے جواب دیتے ہیں اور لوگوں کے مسائل کو بہت توجہ سے سنتے ہیں۔ ان باتوں سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضور لوگوں کی خاطر اپنی زندگی قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں اور یقیناً یہ صرف اللہ کا منتخب بندہ ہی کر سکتا ہے اور اسی کی بساط میں ہے۔

قزاقستان سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی دوست فانیر غلاموف صاحب بیان کرتے ہیں کہ: خاکسار اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا ہے۔ ہم دونوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کر کے بہت خوش ہیں اور اپنے آپ کو بہت خوش قسمت پاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن دل میں ایک بے چینی کی سی کیفیت تھی اور سوچتا رہتا تھا کہ میری وفات کے بعد میری فیملی کا کیا ہوگا۔ تاہم احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کے بعد میری روح کو ایک سکون سا آگیا ہے اور میں اس یقین پر قائم ہو گیا ہوں کہ اب میرے بچوں کے پاس ماں باپ ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد اس بات پر میرا یقین مزید پختہ ہو گیا ہے۔ میں اور میری فیملی اللہ تعالیٰ کے بہت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی توفیق عطا فرمائی۔

قزاقستان سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان داورن یشانوف صاحب بیان کرتے ہیں: خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دوسری دفعہ ملاقات کا موقع ملا ہے۔ میں نے لمبا عرصہ اس ملاقات کا انتظار کیا اور گزشتہ سال کے بعد ہی اس حسین لمحہ کا انتظار شروع کر دیا۔ جلسہ سالانہ پر بہت سے مہمان تشریف لائے تھے۔ مجھے اس جلسہ سے بہت ہی روحانی فوائد کے حصول کا موقع ملا۔ جب حضور انور خاکسار کے پاس سے گزرے اور پیار سے مسکرائے تو مجھے اس لمحہ نے خوشی سے مسحور کر دیا۔ میں نے زندگی بھر اتنی پیاری مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ خاکسار اپنے آپ کو اس لحاظ سے بہت ہی خوش قسمت تصور کرتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بندہ کو جلسہ میں شمولیت کا موقع عطا فرمایا ہے۔

قزاقستان سے آنے والی ایک خاتون مکرمہ زاہدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں: ہماری فیملی 20 سالوں سے احمدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امسال پہلی بار حضور سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا ہے۔ جب میں نے حضور انور کو دیکھا تو میرا دل اتنی تیزی سے حرکت کرنے لگا کہ ابھی کچھ ہو جائے گا حالانکہ یہ صرف ایک گھبراہٹ تھی۔ میں بہت خوش اور خوش قسمت ہوں کہ ہمارا خواب پورا ہو گیا ہے۔ میں اتنی خوش تھی کہ حضور انور سے دعا کی درخواست کرنا بھول گئی کہ وہ ہمارے مبلغین کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت کی توفیق دیتا رہے اور وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہیں۔

یہ ملاقات 12 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان پانچوں وفود کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملک کوسووو کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کوسووو سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ کوسووو سے 42/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا۔ ہم جلسہ کے سارے انتظام سے بڑے متاثر ہوئے ہیں اور ہماری مہمان نوازی بہت اچھی تھی۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے امید نہیں تھی اور میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنا زبردست اور اچھا انتظام ہوگا۔

ایک خاتون کہنے لگیں کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ سب انتظام ٹھیک تھا بہت اچھا تھا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ تکلیف کی وجہ سے چل نہیں سکتے تھے۔ جب انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا تو اس کے بعد اللہ نے بہت فضل فرمایا اور انہوں نے چلنا شروع کر دیا اور ان کی طبیعت بہتر ہو گئی اور اب وہ یہاں جلسہ پر آئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے مبلغ سے فرمایا کہ ان کے حالات لکھ کر بھجوائیں تو ان کو ہومیوپیتھی دوائی دوں گا۔

کوسووو کے وفد میں ایک میتھ کے پروفیسر عزیز نذیری صاحب بھی شامل تھے، جو اسی سال بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ بہت اچھا تھا۔ انتظامات بھی قابل تعریف تھے۔ نیز ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔

کوسووو سے ایک وکیل Ardian Zeiqiraj صاحب اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس جلسہ کے نظام کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی خلافت کی اطاعت میں سرگرداں اپنا کام کر رہا ہے۔ یہ تمام اطاعت اس وجود کی محبت تھی جو خلیفہ وقت کی شکل میں جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ حضور سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور جو نور آپ کے چہرہ سے جھلک رہا تھا وہی نور ہے جس کی وجہ سے جماعت کا ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ کوسووو میں بھی اس طرح کے اجتماع وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر ایک الگ ہی کیفیت انسان پر طاری ہوتی ہے کہ ہر رنگ و نسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہیں اور ہر ایک کی ضرورت کے مطابق ان کا خیال رکھا جا رہا ہے۔

کوسووو کے وفد میں شامل ایک بینک کے چیف مصطفیٰ والڈون صاحب پانچ سال بعد جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہر قوم کے لوگ اس میں شامل ہیں۔ جلسہ کی جگہ اب چھوٹی ہو گئی ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اب جماعت جرمنی نے اتنی جلدی ترقی کر لی ہے۔ خاکسار پانچ سال بعد شامل ہوا ہے اس لیے تقریب بیعت میں جو روحانی ماحول تھا خاکسار کو اس کی ضرورت تھی تاکہ روحانیت میں اضافہ کر سکوں۔

کوسووو کے Besmir Yvejsia صاحب جو کہ اسلامی سائنس کے ماہر ہیں، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: تقاریر کے موضوعات عین وقت کی ضرورت کے مطابق تھے اور تمام سوالات کے جوابات ان میں موجود تھے۔ تقاریر بہت عمدہ طور پر کی گئیں اور ہماری زبان میں ان تقاریر کے تراجم کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ حضور انور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ حضور انور کی باتیں اور اقوال آپ کے مبارک وجود کی عکاسی کرتے ہیں۔ آج کے دور میں ایسے وجود ملنا ناممکن ہے جن کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔

کوسووو کے وفد میں ایک فزکس کے پروفیسر آربر زکیراج صاحب بھی شامل تھے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ بات میرے لیے ناقابل یقین تھی کہ اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور ان کی ضروریات کا پورا کیا جانا ممکن ہے۔ جلسہ میں شامل ہو کر تمام انتظامات کو بغور دیکھا کہ کس طرح ہر چیز ایک نظام کے ساتھ چل رہی ہے۔ اور ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ہر ایک کام کیلئے ایک خادم مقرر تھا۔ لنگر میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور وہ پچھلے 22 سال سے پیاز چھیلنے کا کام کر رہا ہے اور پچھلے 22 سال سے اس کے پاس ایک ہی چھری ہے جس سے وہ پیازوں کو کاٹتا ہے۔ ایک ہی چھری کے استعمال کرنے کے بارہ میں اس شخص نے کہا کہ اس چھری کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پکڑا تھا اس لیے میں اس چھری کو استعمال کرتا ہوں۔

ایک اور صاحب آربر زکیراج صاحب کہتے ہیں کہ: جلسہ کا مکمل انتظام صرف اور صرف خلافت کی محبت ہی کی وجہ سے ہے کہ ہر چیز میں ایک یکجہتی نظر آتی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں نے اس جلسہ کے موقع پر بیعت کی توفیق حاصل کی ہے۔ میری فیملی کے بعض مسائل ہیں۔ میرے دو کزن کوسووو کی دو بڑی مسجدوں کے ملاں ہیں اور ان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ اگر حضور انور مجھے کوئی گُر بتا سکیں کہ جس سے مجھے فائدہ ہو اور میں انہیں سمجھا سکوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں تو یہی ہے کہ ان کیلئے دعا کریں اور ان کے ساتھ پیار کا سلوک رکھیں۔ ان کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے مطابق سلوک کریں۔ اگر وہ سختی کرتے ہیں تو آپ ان کا پیار سے جواب دیں۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی گُر نہیں ہے۔ اگر کوئی گُر ہوتا تو ہم اسے پاکستان میں استعمال کر لیتے۔ دوسرا یہ کہ کل میں نے بعض واقعات سنائے اور پہلے بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ یہ دیکھنے کیلئے کہ تم ایمان میں کتنے مضبوط ہو تمہیں آزمایا جاتا ہے۔ یہ تو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ آزمائے بغیر تمہارے ایمان کی مضبوطی کا پتا نہیں لگ سکتا۔ اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں، ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے

کلامُ الامام

”اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے
سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور
ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

رہیں تو ایک وقت آئے گا کہ اچھے حالات ہو جائیں گے۔ میں نے کل ایک واقعہ سنایا تھا کہ ایک شخص کی بیوی پانچ سال تک اس کی مخالفت کرتی رہی وہ پانچ سال تک اپنی بیوی کے لیے دعا کرتا رہا تو پانچ سال بعد اس کی دعا قبول ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سالوں پرسی کیوشن ہوتی رہی اور لوگ تنگ کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے باوجود بعض لوگوں کی اصلاح نہیں ہوسکی لیکن جن کی اصلاح ہونی تھی ان پر دعاؤں کا فوری اثر بھی ہوتا رہا۔ جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ کرنا چاہتا تھا، ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی دعائیں فوراً قبول بھی ہوگئیں اور ان کی اصلاح بھی ہوگئی۔ پس آپ دعا کرتے رہیں، ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہیں اور باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 12 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ماریشس کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں جماعت احمدیہ ماریشس کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ماریشس سے امسال 30 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے منظم طریق پر تھے اور ہم سب نے جلسہ سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ رہائش کے حوالہ سے ممبران نے بتایا کہ ہماری رہائش جلسہ گاہ میں ہی تھی۔ اس وجہ سے ہم نے پانچوں نمازیں حضور انور کی اقتدا میں ادا کیں اور روحانی طور پر بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں یہاں کوبلنز یونیورسٹی جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ سول انجینئرنگ کر رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے۔

ماریشس کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے باری باری فیملی وائز اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نائیجر، بورکینا فاسو اور گنی کناکری کے وفود کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نائیجر، بورکینا فاسو اور گنی کناکری سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات داعی الی اللہ روم میں ہوئی۔ نائیجر سے دس افراد اور بورکینا فاسو سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جب کہ گنی کناکری سے تین افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔

نائیجر سے آنے والے ایک احمدی امام IDI KAMAYE صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ کسی جگہ کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو اپنے سامنے اتنے قریب سے دیکھا ہے۔ یہاں کی انتظامیہ نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔

ایک لوکل مشنری LAWALI CHAIBOU OUMAR صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا گزرا۔ ہمارے لیے دعا کریں کہ ملک نائجر میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیاں عطا کرے۔ بہت سے مخالف امام ایسے ہیں جو مستقل ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مخالف امام ہیں وہ تو مخالفت کریں گے۔ پاکستان میں جتنا مولوی تنگ کرتے ہیں اتنا تنگ تو نہیں کرتے۔ وہاں حکومت ان مولویوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ افریقہ کے اماموں میں شرافت ہے۔ ان کو سمجھاؤ تو سمجھ جاتے ہیں۔ ان کیلئے دعا کرتے رہیں اور حکمت کے ساتھ ان کو تبلیغ کرتے رہیں۔

ایک مقامی معلم نے عرض کیا کہ ملک کے معاشی حالات کافی خراب ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جب کوئی قوم اپنے آپ کو بہتر کرنے کا ارادہ کرے تو تب ہی قومیں بہتر ہوتی ہیں اور ان کے حالات تبدیل ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس کے لیے بھی کوشاں ہے۔

نائیجر سے آنے والے صدر مجلس انصاراللہ LOUE SEYDOU صاحب نے عرض کیا کہ میں اصل میں آئیوری کوسٹ سے ہوں اور گزشتہ دس سال سے نائجر میں مقیم ہوں۔ قبل ازیں بورکینا فاسو اور نائیجریا میں بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ ایک لیڈر، ایک کمیونٹی کا نظارہ ہم نے یہاں دیکھا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ نائیجریا میں 97 فیصد مسلمان ہیں اور عرب ممالک نے یہاں بہت INVEST کیا ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں احمدیت نے ہی سچائی دکھائی ہے۔ نائیجریا جماعت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور انور نے نائجر سے آنے والے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ کوشش کر کے اپنی تمام جماعتوں میں ایم.ٹی.اے لگائیں۔ اس پر مبلغ نے عرض کیا کہ مرکز سے آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن سولر سسٹم اور ایم.ٹی.اے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ملک گنی کناکری سے آنے والے مہمان ڈاکٹر محمد اواڈا صاحب نے عرض کیا کہ وہ گنی کناکری کے ایک بڑے ہسپتال کے نیشنل ڈائریکٹر ہیں اور اصل میں لبنان سے ہیں۔ لیکن ایک لمبے عرصے سے گنی کناکری میں آباد ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ وہ حضور انور کی سادگی، عاجزی، لیڈرشپ کی بہت قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی عاجز، شاکر اور صابر بندہ بنائے۔ میں آپ کے لیے، آپ کی فیملی کے لیے اور جماعت کے لیے دعا گو ہوں۔ آپ بہت پیار کرنے والے ہیں۔ یہاں آکر مجھے موقع ملا ہے اور میں نے ایک نئی دنیا دریافت کی ہے۔ آپ لوگ ہی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہیں۔

گنی کناکری سے آنے والے ایک احمدی دوست محمد ALLASSANE AKOB صاحب نے عرض کیا کہ میرا اصل وطن بینن ہے اور میں گزشتہ 30 سال سے گنی کوناکری میں ہوں۔ اور 1987 سے احمدی ہوں۔ یہ جلسہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہر چیز اور انتظام اچھا تھا۔ کہیں بھی کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ بڑے منظم طریق پر ہر کام ہو رہا تھا۔ میری فیملی اور بچے سب احمدی ہیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام 1 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر وفود کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کانگو برازاویل کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک کانگو برازاویل سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ کانگو برازاویل سے تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں ایک کانگو ٹی وی کے جرنلسٹ DIAKOUNDILA EDECHEVRY صاحب تھے۔ حضور انور کے استفسار پر جرنلسٹ نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کے پروگراموں کی ویڈیو بنائی ہے اور ایک ڈاکومنٹری تیار کی ہے۔ جمعہ کو شام کی خبروں میں جلسہ جرمنی کے حوالہ سے خبریں نشر ہوئی ہیں اور پھر اتوار کو بھی پروگرام نشر ہوا۔ اس طرح وہ واپس جا کر بھی پروگرام نشر کریں گے۔ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ وہاں لوگوں کی طرف سے جماعت کے پروگراموں پر بڑا اچھا اظہار کیا ہے۔ صرف وہاں کے مولویوں کی طرف سے مخالفت ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے اپنا چینل بند کر دو گے۔ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ میں گزشتہ دو سال سے جماعت کے پروگرام نشر کر رہا ہوں۔ مولویوں کی مخالفت کے بعد پروگرام نشر کر رہا ہوں۔ اور میں حق اور سچائی کے ساتھ ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق دے۔ جرنلسٹ نے مزید عرض کیا کہ یہاں جرمنی جلسہ میں آکر میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بہت بڑی منظم کمیونٹی دیکھی ہے۔ مخالف مولوی کہتے تھے کہ یہ تو یہاں کانگو میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ باہر کہیں بھی نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا، اب آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اب ان مولویوں کو چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ایمانداری سے کام کی توفیق دیتا رہے اور سچائی پر قائم رکھے۔

کانگو برازاویل کے وفد کی یہ ملاقات 1 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری انفرادی طور پر حضور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ 2 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’دُعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 4)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’اگر اللہ کے ساتھ صدق و وفا میں ترقی کرے تو نُورٌ عَلیٰ نُور۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 48)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

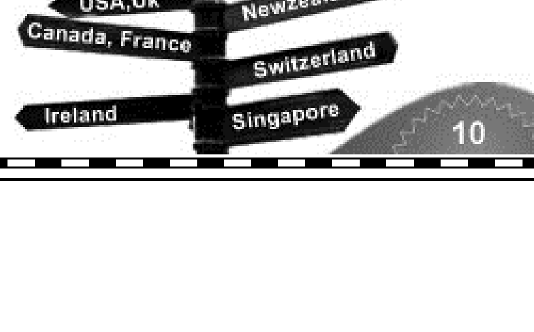

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

اس وقت میں اس درویش صفت انسان، جماعت کے بزرگ واقف زندگی، مبلغ سلسلہ، عالم، بلکہ حقیقت میں عالم باعمل اور ولی اللہ انسان کا کچھ تذکرہ کروں گا جو واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے خاص طور پر اور عمومی طور پر ہر ایک کیلئے، ہر احمدی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 اپریل 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے کس بزرگ کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں جماعت کے ایک بزرگ اور عالم مکرم عثمان چینی صاحب کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چین کے ایک دور دراز علاقے سے اپنی خاص تقدیر سے نکال کر پاکستان آنے اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سوال حضور انور نے محترم عثمان چینی صاحب کے حالات زندگی پر کتاب لکھنے کی کس کو تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے حالات اور ان کی زندگی اور خدمات اور سیرت کے بارے میں اتنا زیادہ مواد ہے کہ ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ میرے خیال میں خدام الاحمدیہ پاکستان یہ کام بہتر طور پر کرسکتی ہے۔

سوال حضور انور نے محترم عثمان چینی صاحب کو کن محبت بھرے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت میں اس درویش صفت انسان، جماعت کے بزرگ واقف زندگی، مبلغ سلسلہ، عالم، بلکہ حقیقت میں عالم با عمل اور ولی اللہ انسان کا کچھ تذکرہ کروں گا جو واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے خاص طور پر اور عمومی طور پر ہر ایک کیلئے، ہر احمدی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

سوال حضور انور نے عثمان چینی صاحب کے کیا ابتدائی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کا پورا نام محمد عثمان چو چنگ شی تھا۔ 13 اپریل 2018ء کو انکی وفات ہوئی۔ یہ 13 دسمبر 1925ء کو چین کے صوبہ آن خوئی میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہائی اسکول کے بعد 1946ء میں نان چنگ یونیورسٹی میں ایک سال کا ایڈوانس کورس کیا۔ پھر نان چنگ نیشنل یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات میں تعلیم حاصل کی۔ پھر 1949ء میں یہ پاکستان تشریف لے آئے۔ خود تحقیق کر کے انہوں نے بیعت کی۔

سوال بیعت کے بعد عثمان چینی صاحب کی تعلیم اور خدمات کا حضور انور نے کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیعت کے بعد آپ نے اپریل 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے ''شہادۃ الاجانب'' کا امتحان پاس کیا۔ 16 اگست 1959ء کو آپ نے وقف کیا اور آپ کا تقرر جنوری 1960ء میں ہوا۔ پھر 1964ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ پاکستان میں وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ میں نیز کراچی اور ربوہ میں ان کو بطور واقف زندگی اور مربی خدمت کی توفیق ملی۔ 1966ء میں سنگاپور اور ملائشیا تشریف لے گئے۔ 1970ء میں واپس پاکستان آئے اور پھر مختلف جگہوں پہ مربی سلسلہ رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد چینی ڈیسک قائم کیا گیا اور آپ کو کتب کے چینی تراجم کی توفیق ملی جس میں چینی ترجمہ قرآن خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جماعتی عقائد اور تعلیمات پر مشتمل کتب بھی آپ نے لکھیں۔

سوال حضور انور نے عثمان چینی صاحب کی چینی ترجمہ قرآن کے سلسلہ میں کن خدمات کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے 1986ء میں چینی ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا اور چار سال کی محنت کے بعد یہ ترجمہ مکمل ہوا۔ چینی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے ہدایت تھی کہ اسے صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے موقع پر شائع ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں مجھے بہت فکر تھی کہ کام وقت پہ مکمل ہو جائے۔ بہر حال جب ترجمہ مکمل ہوگیا تو چین اور سنگاپور جا کر چینی زبان کے ماہرین سے بھی مشورہ کیا۔ اس کو بہتر بنایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی زبان میں قرآن کریم کا بڑا معیاری ترجمہ تیار ہوا۔ یہ کام میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس سے یہ ممکن ہوا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چینی ترجمہ قرآن کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چینی زبان میں اس سے قبل بھی بعض تراجم قرآن کریم موجود تھے اور بعد میں بھی تراجم ہوئے لیکن جماعت احمدیہ کے ترجمہ کی اپنی منفرد خصوصیات ہیں جو کسی اور ترجمہ میں نہیں ہیں اور یہ جماعتی علم کلام کی وجہ سے ایک بڑا شاہکار ہے۔ اس کی اشاعت پر چین اور دوسرے ممالک کے اہل زبان کی طرف سے بیشمار تبصرے موصول ہوئے جن میں اس ترجمہ کو بہترین قرار دیتے ہوئے زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔

سوال چین کے پروفیسر لِن سانگ نے عثمان چینی صاحب کے چینی ترجمہ قرآن کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پروفیسر لِن سانگ نے ایک کتاب ''اس صدی کے چینی زبان میں تراجم قرآن'' لکھی جس میں ہمارے ترجمہ قرآن کا بھی ذکر کیا۔ پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ عام علماء جب ترجمہ کرتے ہیں تو بعض الفاظ کا ترجمہ نہیں کرتے بلکہ ترجمہ کی جگہ وہی عربی لفظ لکھ دیتے ہیں یا حاشیہ میں اسکی تشریح کرتے ہیں۔ جبکہ عثمان صاحب کے ترجمہ کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ایسے مقامات کا ترجمہ بھی کرتے ہیں اور جس بنیاد پر وہ ترجمہ کیا ہوتا ہے اس کے تائیدی حوالے حاشیہ میں درج کر دیتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عثمان چینی صاحب کے رشتہ کے متعلق کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ جب میرے لئے عثمان صاحب کا رشتہ آیا تو میرے والد صاحب نے عمر کے فرق کی وجہ سے رشتہ پر رضا مندی ظاہر نہیں کی۔ کئی ماہ تک والد صاحب نے مجھے اس رشتہ کے متعلق بتایا نہیں۔ آخر جب انہوں نے بتایا تو خط میرے سامنے رکھ دیا کہ میں خود فیصلہ کرلوں۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں باہر کے کسی ملک میں ایک بڑے میدان میں بالکل خالی ہاتھ کھڑی ہوں اور اچانک سوچتی ہوں کہ میرا کیا بنے گا۔ تب میں نے کچھ فاصلے پر سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا اور ایک آواز سنی کہ تمہاری ساری ضرورتیں اس شخص کے ذریعہ پوری کی جائیں گی۔ کہتی ہیں اس خط کو دیکھنے کے بعد میں نے عثمان صاحب کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ سفید کپڑوں میں ملبوس میرے پاس کھڑے تھے۔ بعد میں جب مجھے عثمان صاحب کی تصویر دکھائی گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہی وہ شخص ہے جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس طرح میں نے رشتہ قبول کرلیا۔

سوال عثمان چینی صاحب نے اپنی اہلیہ کے ان کے پاس آنے کے متعلق کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عثمان صاحب نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ جب ماؤزے تنگ کی وفات ہوگی تو بیوی آئے گی۔ اور ماؤزے تنگ صاحب جو اس وقت کے چائنا کے چیئرمین تھے، ان کی صحت بھی اچھی تھی کوئی بیمار بھی نہیں تھے اور بڑے آرام سے زندگی گزار رہے تھے۔ بہر حال اس پر انہوں نے کہا یہ تو بڑا لمبا عرصہ ہے پتہ نہیں کب آئے۔ اس پر چینی صاحب نے فیصلہ کیا کہ ماؤزے تنگ کو خط لکھیں۔ کہتے ہیں میں خط پوسٹ کرنے جا رہا تھا کہ ماؤزے تنگ کی وفات کی اطلاع مل گئی۔ ان کی بیوی لکھتی ہیں کہ اس کی وفات کے چند دن بعد ہی مجھے اپنا پاسپورٹ مل گیا۔

سوال عثمان چینی صاحب کی اہلیہ نے آپ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ اچھے خاوند تھے بلکہ میرے روحانی استاد تھے۔ مسجد میں نماز پڑھانے کے بعد گھر آکر مجھے باجماعت نماز پڑھاتے۔ انہوں نے مجھے قرآن پڑھنا سکھایا۔ ترجمہ بھی سکھایا تا کہ میری دلچسپی قائم رہے۔ بہت صبر والے تھے۔ بہت گہرائی تک جا کر مضمون سمجھاتے۔ لمبی مثالوں کے ساتھ سمجھاتے۔ بہت صلہ رحمی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی والدہ کو چائنا سے پاکستان بلا کر انکی بھرپور خدمت کی۔ کہتی ہیں بعض دفعہ ہمارے حالات ایسے ہوتے تھے کہ دن میں دودھ کی صرف ایک بوتل خرید سکتے تھے اور وہ بھی اپنی والدہ کو دے دیتے تھے۔ جہاں بھی سفر پر جاتے اپنی والدہ کو ساتھ رکھتے۔ اکثر رات دیر تک دفتر کام کرتے۔ گھر میں ان کا سب سے اہم کام بچوں کی اچھی تربیت کرنا تھا۔ بہت سادہ مزاج تھے۔

سوال آپ کی بڑی بیٹی ڈاکٹر قرۃ العین صاحبہ نے آپ کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی بڑی بیٹی لکھتی ہیں کہ آپ بہت شفیق، مہربان، نہایت محنتی، انتھک، ہمیشہ اچھی امید رکھنے والے، عاجز انسان تھے۔ ہر معاملے میں ہم سارے بہن بھائیوں کو اور پھر اپنے دامادوں کو بھی گفتگو میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ ہماری سکول کی پڑھائی میں دلچسپی لیتے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ لوگوں کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تبلیغ کرو اور روحانیت، اخلاق اور علم میں ترقی کرتے رہو۔ تم لوگوں کی شخصیت، عمل اور رویّہ کو دیکھ کر لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ خدا کا وجود موجود ہے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ بچپن میں ڈانٹا ہو۔ ہمیشہ پیار سے سمجھاتے تھے اور جہاں کبھی سختی کی تو وہ نماز کے بارے میں کہ نماز میں باقاعدگی کیوں نہیں رکھی۔ پردے کی بھی ان کو فکر تھی۔

سوال آپ کے دوست آغا سیف اللہ صاحب نے آپ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آغا سیف اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے زمانہ طالب علمی میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری، صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب اور دیگر بزرگوں کی خدمت میں بیٹھنے اور درخواست دعا کرنے اور ان کی قبولیت کے اثرات دیکھنے کی بفضلہٖ تعالیٰ توفیق ملی ہے۔ میں پوری احتیاط سے اپنے مشاہدے اور وجدان سے گواہی دے سکتا ہوں کہ عبادت میں سوز و گداز، دعا میں الحاح وتضرع اور قبولیت دعا کے لحاظ سے ان محترم اکابرین کا عکس محترم عثمان چینی صاحب کی ذات میں موجود تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عثمان چینی صاحب کے متعلق اپنے بچپن کا کیا یادگار واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ جب کلر کہار میں چلّہ کیا کرتے تھے تو مجھے بھی یاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں ہم چھوٹے ہوتے تھے۔ میں بھی ایک دفعہ اس جگہ گیا تو نیچے ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن کریم ہاتھ میں تھا۔ دعائیں کر رہے تھے۔ پھر ہم لوگوں نے، بچوں نے بھی اور بڑوں نے بھی ان کو دعا کیلئے کہا۔ بڑے مسکراتے ہوئے جواب دیا کرتے تھے اور بڑی شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔

سوال محترم عطاء المجیب راشد صاحب نے آپ کے اوصاف حمیدہ کا کن الفاظ میں نقشہ کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عطاء المجیب راشد صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے بہت بڑا خلا چھوڑا۔ بلند پایہ بزرگ تھے۔ بہت دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ نمازوں کے بیحد پابند، بیماری اور کمزوری کے باوجود مسجد جانے والے، بہت نیک اور خدا ترس، بے ضرر انسان تھے۔ ہر ایک کی خیر خواہی کرنے والے اور نیک مشورہ دینے والے تھے۔ بہت سادہ مزاج اور بے تکلف انسان تھے۔ بہت مہمان نواز اور محبت بھرے اصرار سے مہمان نوازی کرنے والے تھے۔ بہت بلند ہمت اور کمزوری کے باوجود متحرک، خدمت دین میں مصروف اپنی ذمہ داری کو بہت اخلاص محنت اور محبت سے ادا کرنے والے، خدمت دین کرتے چلے جانے کی ایک دُھن بہت نمایاں تھی۔ خلافت احمدیہ کے سچے، بے ریا اور باوفا خدمت گزار تھے۔ ہمیشہ بہت خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتے تھے۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31؍جولائی 2018 بروز منگل نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مہار (والسال، یُو.کے)

24؍جولائی 2018ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ، خلافت کے سچے عاشق اور اطاعت گزار انسان تھے۔ مختلف جگہوں پر متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو طب یونانی میں خاص مہارت حاصل تھی۔ لمبا عرصہ سندھ میں رہے جہاں سانپ کے کاٹنے کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد داؤد ظفر صاحب (مربی سلسلہ، رقیم پریس یُو.کے) کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ جبار الدین صاحب (تاراکوٹ، اُڈیشہ، انڈیا)

21؍جون 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھنے کے بعد 1985ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ جماعت احمدیہ تاراکوٹ کے پہلے احمدی تھے۔ بیعت کے بعد آپ کو بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لوہا گرم کرکے داغا جاتا اور دھوپ میں ڈال دیا جاتا۔ لیکن آپ تمام تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے نہایت صبر سے ایمان پر قائم رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اپنی والدہ، چار بھائیوں اور دو دوستوں کی بیعت کروائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، کفایت شعار اور ایک نیک، مخلص انسان تھے۔ چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ اپنے خرچ پر بہت سے تبلیغی جلسے منعقد کروائے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور دینی تعلیم دینے کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔ چار سال تک بطور زعیم انصار اللہ تاراکوٹ خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں جنہیں پڑھا لکھا کر آپ نے واقفین زندگی کے ساتھ ان کی شادیاں کروائیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ اسلام الدین صاحب بطور معلم ہریانہ اور دوسرے بیٹے مکرم شیخ علام الدین صاحب شاہد بطور مبلغ سلسلہ کرناٹک خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ شمیم لطیف صاحبہ

اہلیہ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب (جرمنی)

5؍جون 2018ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے نانا حضرت صفدر علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ 1991ء میں سیالکوٹ سے جرمنی آ گئی تھیں۔ سیالکوٹ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی اور پھر لمبا عرصہ فرینکفرٹ میں بھی اپنے حلقہ کی صدر لجنہ رہیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے میاں 1993ء سے قضاء جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ رضیہ سعید صاحبہ

24؍جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت عظیم بیگ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے ہومیوپیتھی کے ذریعہ بے شمار لوگوں کی خدمت کی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے چندے بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ 35 سال کی عمر میں میاں وفات پاگئے تھے جسکے بعد آپ نے چار بچوں کی بہترین رنگ میں پرورش اور تربیت کی ذمہ داری نبھائی جو اَب مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم فہد پیرزادہ صاحب اس وقت جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

(4) مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب ابن مکرم فقیر محمد صاحب (چک نمبر 24-L2، اوکاڑہ)

25؍جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1966ء میں بیعت کی تو گاؤں والوں نے شدید مخالفت کی اور آپ کی فصلیں تباہ کردیں۔ چھوٹے بھائی کو سخت اذیت دینے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ مخالفین نے آپ کو احمدیت سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر آپ بالکل نہیں گھبرائے۔ احمدیت کو سچے دل سے مانا اور مرتے دم تک ثابت قدمی سے اس پر قائم رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اپنے دو بھانجوں کو بھی احمدیت میں شامل کرنے کی توفیق پائی۔ گاؤں میں جب مخالفت بہت بڑھ گئی تو 2000ء میں شیخوپورہ ہجرت کر گئے اور وہاں بھی دعوت الی اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت نڈر داعی الی اللہ، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرم عبد الرحمان صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی)

30؍جون 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق حضرت حافظ حامد علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ہے۔ وہ آپ کے سگے تایا تھے۔ انکے خاندان کے بہت سے لوگ 1974ء میں احمدیت چھوڑ گئے یا مداہنت اختیار کی لیکن آپ ان حالات میں بڑی بہادری کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ تقسیم ہند کے بعد پہلے ساہیوال اور پھر لاہور شفٹ ہوئے اور 1984ء میں اپنے بچوں کے پاس جرمنی آگئے تھے۔ نمازوں کے پابند، دعا گو، ملنسار، ہمدرد اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ جلسوں اور اجتماعات میں بہت جوش وخروش کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم حسنات احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی) کے دادا تھے۔

(6) مکرمہ طاہرہ انور صاحبہ

اہلیہ مکرم ڈاکٹر رائے انور احمد صاحب (احمد نگر)

4؍جولائی 2018ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر کے علاوہ تحصیل چنیوٹ اور پھر ضلع چنیوٹ کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ضلع بھر کی دور دراز کی مجالس میں دورہ جات کرکے اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں سرانجام دیتی رہیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت حلیم الطبع، صابرہ وشاکرہ، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی بہت شفیق اور ملنسار خاتون تھیں۔ مہربان اتنی تھیں کہ گھر میں اکثر ضرورتمندوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ حتی المقدور ان کی مدد کرتیں اور کسی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ وتفسیر کا مطالعہ آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔ بچوں کی بھی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ آپ کی ساری اولاد کسی نہ کسی رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہی ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ محترم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ کی ساس تھیں۔

(7) مکرم سید سعید احمد صاحب

ابن مکرم سید محمد شاہ صاحب (کنری)

5؍جولائی 2018ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1944ء میں زندگی وقف کرنے کے بعد کاٹن فیکٹری کنری سندھ میں 37 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ 1985ء میں کلمہ پڑھنے کے جرم میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت ملی۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد بار مطالعہ کی توفیق پائی۔ آپ نے کنری میں قائد مجلس اور ناظم مال کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، خوش اخلاق بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مرتضیٰ چراغ علی صاحب (سرینام، جنوبی امریکہ)

15؍جولائی 2018ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاوند نے مارچ 1981ء میں جبکہ آپ نے ستمبر 1981ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ مخالفت کے باوجود بڑے اخلاص کے ساتھ تادم آخر مضبوطی سے ایمان پر قائم رہیں۔ جون 1981ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ سرینام کے دوران مختلف امور کی انجام دہی کی توفیق پائی اور حضورؒ سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی۔ انتہائی مخلص، شفیق اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مبلغین کا بہت احترام کرتی تھیں۔ خاوند کی وفات کا صدمہ بہت حوصلے سے برداشت کیا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادباری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (سورۃ البقرہ: 111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

''دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو''

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Prop. Tanveer Akhtar   8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

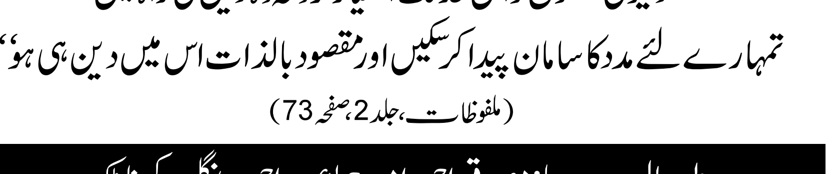

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9089: مَیں عبدالمنعم خان ولد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن بدھ ہاٹ (چندن بازار) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   العبد: عبدالمنعم خان   گواہ: شیخ ظہور احمد

مسل نمبر 9090: مَیں نور محمد شاہ ولد مکرم محمد علی شاہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال پیدائشی احمدی، ساکن چھڑاک محلہ (پرانا بازار) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 6.5 ڈسمل مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم   العبد: نور محمد شاہ   گواہ: طارق سلمان

مسل نمبر 9091: مَیں ساجدہ بیگم زوجہ مکرم عبدالحلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن بدھ کاہاٹ (چندن بازار) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: ساجدہ بیگم   گواہ: ٹکایت علی محمد

مسل نمبر 9092: مَیں جعفر احمد خان ولد مکرم جمال احمد خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن درزی پٹی (چھوٹا شنکر پور) ضلع بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ تاحال والد محترم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا ہے، تقسیم ہونے پر اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   العبد: جعفر احمد خان   گواہ: عبدالحلیم خان

مسل نمبر 9093: مَیں دلنواز احمد خان ولد مکرم منور احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن نزد SCS کالج، بیک گیٹ روڈ (BOI بلڈنگ، 3 فلور) ضلع پوری صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم   العبد: دلنواز احمد خان   گواہ: منور احمد

مسل نمبر 9094: مَیں ستارہ بیگم زوجہ مکرم شیخ نظام الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 20 گرام، کان کے پھول 15 گرام، چوڑیاں 10 گرام، انگوٹھیاں 5 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 100 گرام، حق مہر: -/35,000 روپئے (اس کے عوض میں زیورات بنوایا ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: ستارہ بیگم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9095: مَیں مریم نواز بنت مکرم منور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن اولڈ صدر روڈ (بینک آف انڈیا بلڈنگ، تھرڈ فلور) ضلع پوری صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: مریم نواز   گواہ: منور احمد خان

مسل نمبر 9096: مَیں مفروضہ بی بی زوجہ مکرم فضل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن K8/411 کلنگا وِہار ڈاکخانہ کھانڈا گیری (بھونیشور) ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی ہار 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/300 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: مفروضہ بی بی   گواہ: احمد سلام

مسل نمبر 9097: مَیں شیخ توفیق ولد مکرم شیخ منیر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریزرو پولیس لائن (کوارٹر نمبر 42) بخشی بازار (آر.پی.لائن) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ مرحوم والد صاحب کا ترکہ ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم   العبد: شیخ توفیق   گواہ: خورشید احمد

مسل نمبر 9098: مَیں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ جبّار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 20 گرام، کان کے پھول 2 جوڑی 10 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ) حق مہر -/7000 روپئے بذمہ خاوند، مکان وزمین قابل تقسیم۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ گلزار احمد   الامۃ: ہاجرہ بیگم   گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9099: مَیں تبسم سلطانہ بنت مکرم منور خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن پرانا صدر پولیس اسٹیشن روڈ (بینک آف انڈیا بلڈنگ، تھرڈ فلور) ضلع پوری صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: تبسم سلطانہ   گواہ: منور احمد خان

مسل نمبر 9100: مَیں سبینہ بیگم زوجہ مکرم شیخ لئیق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت اکتوبر 2010، ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے

یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 20 گرام، گلے کی چین 10 گرام، 6 چوڑیاں 60 گرام، کان کے جھمکے 15 گرام، کان کے پھول 10 گرام، چین (منگل سوتر) 23 گرام، 5 انگوٹھیاں 15 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، حق مہر -/35,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: سبینہ بیگم گواہ: شیخ لئیق احمد

مسل نمبر 9101: مَیں روشن آرا بیگم زوجہ مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام، گلے کا ہار 20 گرام، چوڑیاں 5 گرام، ناک کا لونگ 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 5 تولہ، حق مہر: -/40,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: روشن آرا بیگم گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر 9102: مَیں نواف احمد ولد مکرم ایم. نظر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن Madathil(H) ڈاکخانہ کرولئی ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالرحیم العبد: نواف احمد گواہ: ایم. آئی. منور احمد

مسل نمبر 9103: مَیں ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم غلام نبی بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کلگام صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 مرلہ مع مکان، حق مہر -/300 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ الامۃ: ہاجرہ بیگم گواہ: محمود احمد بٹ

مسل نمبر 9104: مَیں حمیرا اقبال بنت مکرم محمد اقبال پڈر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ضلع کلگام صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 طلائی انگوٹھی 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق احمد ناصر الامۃ: حمیرا اقبال گواہ: سریر احمد

مسل نمبر 9105: مَیں طاہر احمد نائک ولد مکرم بشر احمد نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد (آسنور) صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد اقبال نائک العبد: طاہر احمد نائک گواہ: طارق بشارت نائک

مسل نمبر 9106: مَیں تجمل مشتاق نائک ولد مکرم مشتاق احمد نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد (تحصیل ہانجی پورہ) ڈاکخانہ آسنور ضلع کلگام صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مشتاق احمد رشی العبد: تجمل مشتاق نائک گواہ: فاروق احمد نائک

مسل نمبر 9107: مَیں ہاشم عزیز رشی ولد مکرم عبدالعزیز رشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد (تحصیل ہانجی پورہ) ضلع کلگام صوبہ جموں وکشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مشتاق احمد رشی العبد: ہاشم عزیز رشی گواہ: فاروق احمد نائک

مسل نمبر 9108: مَیں سعادت احمد مستقیم ولد مکرم محمد خواجہ حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن بسویشور کالونی (ناگرگنڈ روڈ) ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/35,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ بشارت احمد العبد: سعادت احمد مستقیم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 9109: مَیں عبدالغنی ولد مکرم محبوب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر تک عمر 55 سال تاریخ بیعت 1975، ساکن نزد احمدیہ مسجد مومن پورہ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اقبال احمد العبد: عبدالغنی گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 9110: مَیں ذکیہ ربّانی زوجہ مکرم محمد خواجہ حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، بسویشور کالونی (ناگرگنڈ روڈ) ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سعادت احمد مستقیم الامۃ: ذکیہ ربانی گواہ: طارق احمد گلبرگی

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ (1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ امید وار نے کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن میں 45 فیصد نمبروں سے پاس کی ہو۔ زائد تعلیم ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں (2) وہ امیدوار جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم از کم دو سال تعلیم حاصل کر کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی تصدیق وسفارش کے بعد درجہ دوم کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں (3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا (4) امیدوار کا اردو کمپوزنگ جاننا ضروری ہے اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے (5) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے (6) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوا لیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (7) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے ● قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ ● چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ ● کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ● مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ● نظم از درّثمین (شان اسلام) ● انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) ● حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات (8) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کیلئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے (9) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (10) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (11) سفر خرچ قادیان آمد ورفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: موبائل: 09815433760، 09464066686 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

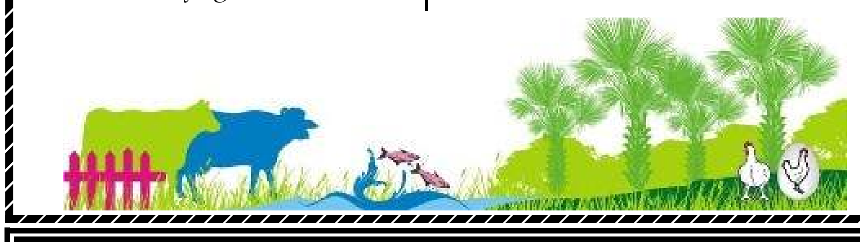

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
فواز
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

خلاصہ کارگزاری رپورٹ شعبہ نورالاسلام ماہ جولائی 2018

دورہ جات: شعبہ ہذا کے جملہ مبلغین وداعین الی اللہ کے ذریعہ مجموعی طور پر ہندوستان کی 31 شہری جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ ملک کے 47 کالجز اور 7 یونیورسٹی کے 154 / اساتذہ سے انفرادی اور مجموعی طور پر 1014 لوگوں سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچایا گیا۔

بیعتیں: دوران ماہ ملک کے urban area میں 10 سعید فطرت روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

شملہ بک فیئر میں شرکت اور جماعتی بک اسٹال: ہماچل پردیش کے شہر شملہ میں مورخہ 25 جون تا 3 جولائی بُک فیئر کا انعقاد ہوا۔ جس میں جماعت کی طرف سے بھی بک اسٹال لگایا گیا۔ دوران بُک فیئر 2,500 مختلف عناوین پر مشتمل لیف لیٹ تقسیم کیے گئے۔ نیز کتاب پاتھ وے ٹو پیس اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کی گئی۔ 10,000 سے زائد احباب نے بک اسٹال کو visit کیا جس میں سے 250 افراد سے تبلیغی گفتگو ہوئی اور 150 افراد کے ایڈریس لئے گئے۔ لوکل نیوز چینل ''سٹی چینل''۔ اخبار ''ہندوستان ٹائمز''۔ اخبار ''دینک بھاسکر'' اور اخبار ''امر اُجالا'' نے ہمارے اسٹال کی کوریج کی۔

کوئمبٹور بک فیئر میں شرکت اور جماعتی بک اسٹال: مورخہ 20 تا 29 جولائی صوبہ تامل ناڈو کے دارالحکومت کوئمبٹور میں بُک فیئر منعقد ہوا۔ اس موقع پر 2,200 لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ نیز کتاب پاتھ وے ٹو پیس اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کی گئی۔ تقریباً 400 احباب نے بک اسٹال کو وزٹ کیا جن میں 66 سے زائد احباب سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔

سیمینار Global Peace & Sustainable Development (Challenge of 21st Century) دہلی میں شرکت: مورخہ 8 جولائی کو بھاگیرتھی پبلک اسکول دہلی میں ''بھاگیرتھی سیوا سنستھان'' کی طرف سے Challenge of 21st Century, Global Peace & Sustainable Development کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں مکرم فیروز احمد صاحب ضلعی امیر دہلی اور مکرم عطاالٰہی احسن غوری صاحب ناظم تعمیرات نے شرکت کی۔ مکرم مارکنڈے رائے کاٹجو کے خطاب کے بعد مکرم عطاالٰہی احسن غوری صاحب نے جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کاوشوں کا تذکرہ کیا اور کتاب پاتھ وے ٹو پیس کا تعارف کروایا۔ تمام مہمانوں کو کتاب پاتھ وے ٹو پیس تحفۃً دی گئی۔ پروگرام کے آخر میں مکرم ڈاکٹر چاند بھاردوراج صاحب جو کہ GHA Vice-President, GHA Ambassador of Peace and Disarmament from Harmony in India ہیں، ان سے ان کے ریسرچ سینٹر میں ملاقات کی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی معرکۃ الآراء کتاب ''عقل الہام اور سچائی'' تحفۃً پیش کی۔

(شیراز احمد، انچارج شعبہ نورالاسلام)

جماعت احمدیہ مونگیر کی تبلیغی مساعی

مورخہ 8 / اگست 2018 کو خاکسار اور مکرم مولوی نوید الفتح شاہد صاحب مبلغ انچارج بھاگلپور، مونگیر بانکا اور مکرم مولوی محمد عالم صاحب معلم سلسلہ مونگیر ایک وفد کی صورت میں یوگا آشرم شانتی پیٹھ مونگیر میں منعقد ہونے والے ایک پروگرام میں شامل ہوئے اور شری نرنجنا نند سرسوتی پدم بھوشن بانی ستیا نند یوگا یونیورسٹی سے ملاقات کی۔ مبلغ انچارج صاحب نے ان سے قرآنی آیات اور ہندو شاستروں کی روشنی میں تبلیغی گفتگو کی جس سے متاثر ہو کر محترم موصوف نے مکرم مبلغ انچارج صاحب کو سامعین سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔ بعدہ سامعین کی خواہش پر ایک محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مبلغ انچارج صاحب نے ہندو بھائیوں کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوئی۔ سوامی جی نے اپنی جانب سے بعض ضخیم کتب تحفہ میں دیں۔ سوامی جی کو بھی سیدنا حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائسز اینڈ دی پاتھ وے ٹو پیس دی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تبلیغی مساعی کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(عبدالحکیم غلام احمد، نائب امیر ضلع بھاگلپور، مونگیر، بانکا، صوبہ بہار)

مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھدرواہ کا مشترکہ سالانہ اجتماع

مورخہ 25-26 / اگست 2018 کو مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات میں ہماری درخواست پر مرکز سے صدر مجلس انصاراللہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ مورخہ 25 / اگست کو نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم حمیداللہ حسن صاحب نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے درس دیا۔ بعدہ مسجد محمود بھدرواہ میں خاکسار کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد انصار، خدام و اطفال کے عہد دہرائے گئے۔ بعدہ نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ نے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز ظہر و عصر انصار، خدام اور اطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ یہ پروگرام شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔ دوسرے دن بھی پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ بعدہ ٹھیک نو بجے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس موقع پر دوپہر کا کھانا گراؤنڈ میں ہی تیار کیا گیا اور تمام شاملین نے وہیں کھانا تناول کیا۔ شام پانچ بجے اختتامی تقریب خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد انصار و خدام کے عہد دہرائے گئے۔ بعدہ مرکزی مہمانان کرام نے اپنی پُر معارف تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد انصار، خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

(عبدالحفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مالی قربانی کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ 16 / ستمبر 2018 کو مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد حیدرآباد میں مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر ضلع حیدرآباد کی زیر صدارت مالی قربانی کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم فرحان احمد قریشی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم طاہر احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے لازمی چندہ جات، زکوٰۃ اور نظام وصیت وغیرہ اہم امور پر تقریر کی۔ بعدہ حاضرین نے سوالات کیے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اس اجلاس میں لجنہ و ناصرات نے بھی پردے کی رعایت سے شرکت کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جماعت احمدیہ پونہ مہاراشٹرا میں ماہ محرم کے موضوع پر تربیتی اجلاس

مورخہ 16 ستمبر 2018 کو ماہ محرم کے متعلق مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ماہ محرم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا گیا۔ بعدہ خاکسار نے ماہ محرم کے متعلق تقریر کی۔ اس کے بعد ایک ڈاکومنٹری بعنوان ''حضرت امام حسین کا مقام و مرتبہ'' احباب جماعت کو دکھائی گئی۔ آخر پر صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں حضرت امام حسین کے متعلق سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض اقتباسات پیش کیے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم خان شاہد، مبلغ انچارج پونہ، مہاراشٹرا)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بنگلور

مجلس انصاراللہ بنگلور نے مورخہ 16 ستمبر 2018 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی تقریب صبح ساڑھے دس بجے مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ نظم مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب نے پڑھی۔ جسکے بعد خاکسار نے سالانہ رپورٹ مجلس انصاراللہ پیش کی۔ آخر پر صدر مجلس نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بعض نصائح بیان کیں۔ دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ وقفہ کے بعد انصار کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ سب سے پہلے مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ بعدہ نظم خوانی، تقاریر، قصیدہ اور کوئز کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز ظہر و عصر خاکسار کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم مصدق احمد صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے کی۔ نظم مکرم سعادت اللہ صاحب نے پڑھی۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے تقریر کی۔ مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر پر خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اقتباسات کی روشنی میں تقریر کی۔ مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(سید شارق مجید، ناظم مجلس انصاراللہ بنگلور)

جماعت احمدیہ مونگیر میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

مورخہ 13 تا 20 / اگست 2018 جماعت احمدیہ مونگیر میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں ہر روز تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ پہلے دن مکرم عبدالحکیم غلام احمد صاحب نائب امیر ضلع مونگیر کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد عالم صاحب مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح باقی دنوں میں بھی اجلاسات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس مورخہ 20 / اگست کو احمدیہ مسجد مونگیر میں مکرم سید عبدالباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور، بانکا، مونگیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی یامین خان صاحب معلم سلسلہ برہ پورہ نے کی۔ نظم مکرم جمیل احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مونگیر نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے بعنوان ''قرآن مجید میں موجود گزشتہ آسمانی کتب کی تعلیمات'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نوید الفتح، مبلغ انچارج بھاگلپور، بانکا، مونگیر)

مجلس انصاراللہ دہلی، گوڑگاؤں، نوئڈا کا ایک روزہ سالانہ اجتماع

مورخہ 23 ستمبر 2018 کو مجلس انصاراللہ دہلی، گوڑگاؤں م نوئڈا نے اپنا ایک روزہ سالانہ اجتماع منعقد کیا جس میں مکرم مولوی عبدالمومن راشد صاحب بطور نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت شامل ہوئے۔ نماز تہجد دہلی مشن میں باجماعت ادا کی گئی۔ صبح کے ناشتے کے بعد دعا کے ساتھ اجتماع کے پروگرام شروع ہوئے اور انصار کے ورزشی مقابلہ جات دوڑ سومیٹر، شاٹ پُٹ، نشانہ ڈارٹ، نشانہ غلیل اور بالنگ وغیرہ کرائے گئے۔ نیز خدام اطفال کے لیے بھی مقابلہ نشانہ ڈارٹ کرایا گیا۔ بعدہ انصار کے علمی مقابلہ جات (مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر اور کوئز وغیرہ) منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس مکرم مولوی عبدالمومن راشد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر محترم نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح اُن انصار کو بھی انعامات سے بھی نوازا گیا جنہوں نے کسی مقابلہ میں حصہ لیا۔ نیز اطفال، ناصرات اور چھوٹے بچوں میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ بعدہ خاکسار نے مجلس انصاراللہ دہلی NCR کی مختصر سالانہ رپورٹ پیش کی اور شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے آمین

(داؤد احمد، زعیم مجلس انصاراللہ دہلی NCR)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 25-October-2018 Issue. 43	MANAGER NAWAB AHMAD Tel. : +91 1872 224757 Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جس علاقے میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور حقیقی پیغام پہنچانا چاہتے ہو وہاں مسجد بنادو

یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 ؍اکتوبر 2018ء بمقام مسجد بیت العافیت، فلاڈلفیا (امریکہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ہمیں پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی اور آج اس کا رسمی افتتاح ہے۔ دنیاوی عمارتیں تو دنیاوی مفادات حاصل کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ لیکن مسجد کا افتتاح جب ہم کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اُن باتوں کا کرنا ضروری ہے جنکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا کہ مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا مقصد کیا ہونا چاہئے یا وہ کون لوگ ہیں جو مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو اس کی آبادی کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس کو اچھی حالت میں رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔

پھر فرمایا کہ وہ زکوۃ ادا کرنے والے ہیں۔ دین کی خاطر مالی قربانی کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کیلئے، ان کے حق ادا کرنے کیلئے مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو ایک مؤمن مسلمان کی ہے اور یہ مسجد بننے کے بعد یہاں آنے والوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ نے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جانے والے ہوں گے۔

پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ طور پر یہ مانگنا چاہئے کہ اے خدا ہمیں کامل مؤمن بندہ بنا۔ ہم صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک بڑی خوبصورت مسجد فلاڈلفیا میں بنادی ہے بلکہ ہم اس کا حق ادا کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہم یہ سننے والے ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجدیں خدا تعالیٰ کی خاطر بنائی ہیں اور پھر اس کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی۔ پس اس سوچ کو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ سوچ ہوگی اور اس کیلئے کوشش ہوگی تو اس مسجد کے افضال اور برکات ہم اس دنیا میں بھی محسوس کریں گے۔ ہماری اولادیں اور نسلیں بھی دین سے جڑی ہوئی ہوں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بھی اس علاقے اور اس شہر میں پھیلانے والے ہوں گے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں گے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجدوں کی تعمیر کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جس علاقے میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور حقیقی پیغام پہنچانا چاہتے ہو وہاں مسجد بنادو۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت با اخلاص ہو۔ فرمایا کہ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر اور آبادی کے ساتھ ایک اور بڑی ذمہ داری بھی یہاں کے رہنے والوں پہ بڑھ گئی ہے کہ اس شہر میں اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ اس مسجد کو بنا دیں۔ 1920ء میں جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب بطور مبلغ امریکہ تشریف لائے تو یہاں فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے تھے لیکن آپ کو ملک میں داخل نہیں ہونے دیا گیا اور ان کو ایک گھر میں قید کر دیا گیا۔ وہاں اور بھی قیدی تھے۔ آپ کی تبلیغ سے دو مہینے میں پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ ان کا عملی نمونہ بھی تھا ان کا تقویٰ بھی تھا ان کی دعائیں بھی تھیں۔ اور پھر آپ کے قیام کے دوران یہاں پانچ چھ ہزار احمدی ہوئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت یہ فرمایا تھا کہ اگر یہی بیعتوں کی تعداد ہو تو چند دہائیوں میں لاکھوں تک یہ تعداد پہنچ سکتی ہے۔ بہرحال اس وقت وہ ٹارگٹ تو حاصل نہ ہو سکا، جو بھی روکیں تھیں یا حالات تھے یا ہماری کمزوریاں تھیں لیکن اب موقع ہے کہ ہم ایک عزم کے ساتھ اس کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یہاں احمدیت کا پیغام پہنچ گیا تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اے۔ جارج بیکر (نمبر 404، سسکے ہانا ایونیو) فلاڈلفیا امریکہ میگزین ریویو آف ریلیجن میں میرا نام اور تذکرہ پڑھ کر اپنی چھٹی میں یہ الفاظ لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس شکل میں حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: آج سے تقریباً سو سال پہلے یہاں احمدیت آئی ہے اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ہمیں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی ہے تو اس کے ذریعہ سے اب ایک نئے عزم کے ساتھ یہاں کی جماعت اور مبلغ کو تبلیغ کے ایسے پروگرام بنانے چاہئیں جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور پیغام ہر طرف پھیل جائے اور یہ علاقہ امن اور خوبصورتی کے لحاظ سے ایسا علاقہ بن جائے کہ لوگ کوشش کرکے اس علاقے میں آکر رہائش کے خواہش مند ہوں۔ آبادی کے لحاظ سے یہ شہر امریکہ کا چھٹا بڑا شہر ہے۔ اگر اس شہر میں اور اس کے اردگرد علاقے میں اسلام کا صحیح پیغام پہنچایا جائے تو انہی لوگوں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے انشاء اللہ جو صحیح عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور ہدایت یافتہ لوگ ہوں گے۔

پس ہر مسجد جو ہم بناتے ہیں ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج لے کر آتی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی درست کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی اور عملی نمونے میں بھی اپنی حالتیں بہتر کرنی ہیں اور تبلیغ کے میدان بھی کھولنے ہیں۔ صرف اتنی بات پر خوش ہو کر نہیں بیٹھ جانا کہ ہم نے مسجد بنالی۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ اپنی تمام تر کوششوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اپنی حالتوں اور عبادتوں کو ان معیاروں تک لے کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہیں جنکے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ پھر فرمایا مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔ پس اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھیں گے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آکر اس مسجد کو آباد رکھیں گے تو عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ صحیح رنگ میں ہو سکے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو ہماری مسجد میں اس نیت سے داخل ہوگا کہ بھلائی کی بات سیکھے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کے سامنے صرف اس دنیا کی خوشیاں اور چاہتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اگلے جہان کی فکر ہونی چاہئے وہاں کے انعامات اور فائدے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا روزنامچہ تیار کرنا چاہئے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اس پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔

پس یہ بہت سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ جب ہم پر فضل فرما رہا ہے تو اس کی شکر گزاری ہم پر فرض ہے۔ پس وہ لوگ جو اپنے دنیاوی کاروباروں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے حق کو اور اپنی عبادتوں کو بھول گئے ہیں یا اس پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے وہ اپنے جائزے لے لیں کہ ہمارا عہد بیعت کیا ہے اور ہمارے عمل کیا ہیں اور جو یہاں نئے آئے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا میں ڈوبنا ترقی نہیں ہے بلکہ تباہی ہے اور انہوں نے ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ مسجدوں کے حق ادا کرنے والے ہوں اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ تم صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا۔ یاد رکھو وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو، پس یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بہت فکر کے ساتھ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا یا دنیا کی دولت ہمیں اور ہماری نسلوں کی بقاء کی ضمانت نہیں ہے بلکہ دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بقا کی ضمانت ہے اس کے حکموں پر چلنا بقاء کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اسکے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں مسجد کی کچھ تفصیل بھی بیان کر دیتا ہوں اس مسجد کی زمین 2007ء میں خریدی گئی تھی۔ 2013ء میں اس پہ کام شروع ہوا اور اب یہ مسجد اس سال مکمل ہوئی ہے۔ 8.1 ملین ڈالر خرچ ہوئے تھے جس میں سے مقامی جماعت نے دو ملین اور تینتالیس لاکھ پانچ ہزار سے کچھ اوپر ڈالر دیئے۔ ایک ملین چوبیس لاکھ سے اوپر امریکہ کی باقی جماعتوں نے اس کیلئے ادا کئے اور چار ملین سینتالیس لاکھ سے اوپر نیشنل ہیڈ کوارٹر نے ادا کئے۔ اس کا کل رقبہ چار ایکڑ ہے۔ مسجد والا حصہ دو منزلہ ہے، مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا ہال ہے جو کہ پانچ ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو اور یہ مسجد اس علاقے میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی ہو۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad